اَلْفَضْلُ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

الفضل

روزنامہ قادیان

ایڈیٹر :- غلام نبی

The DAILY ALFAZL QADIAN.

تار کا پتہ الفضل قادیان

رجسٹرڈ ایل ۱۸۵

قیمت ششماہی اندرون ہند ... بیرون ہند ...

جلد ۲۳ | مورخہ ۱۶ محرم ۱۳۵۵ھ | یوم پنجشنبہ | مطابق ۹ اپریل ۱۹۳۶ء | نمبر ۲۳۳

مدینۃ المسیح

قادیان ۷- اپریل سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق آج کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے - کہ حضور کی صحت خدا تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے ؀

خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام میں خیر و عافیت ہے ؀

کل بعد نماز عصر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے امۃ الحفیظ صاحبہ بنت مولوی محمد ابراہیم صاحب بقاپوری کا نکاح سید عباس علی شاہ صاحب ولد سید مہر علی شاہ صاحب سے جو ضلع نواب شاہ (سندھ) میں ملازم ہیں - ایک پانچصد روپیہ مہر پڑھا - مبارک ہو ؀

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

نجات یافتہ وہی ہے جو اپنے اندر حقیقی پاکیزگی پیدا کرے

"اگر انسان بغیر حقیقی راستبازی کے صرف مونہہ سے کہے - کہ میں مسلمان ہوں - یا اگر بھوکا صرف زبان پر روٹی کا نام لائے - تو کیا فائدہ - ان طریقوں سے نہ وہ نجات پائے گا - اور نہ وہ سیر ہوگا - کیا خدا تعالےٰ دلوں کو نہیں دیکھتا - کیا اس علیم و حکیم کی گہری نگاہ انسان کی طبیعت کے پاتال تک نہیں پہونچتی ؀

پس اے نادانو - خوب سمجھو - اے غافلو خوب سوچ لو - کہ بغیر سچی پاکیزگی ایمانی اور اخلاقی اور اعمالی کے کسی طرح رہائی نہیں - اور جو شخص ہر طرح سے گندہ رہ کر پھر اپنے تئیں مسلمان سمجھتا ہے - وہ خدا تعالےٰ کو نہیں - بلکہ وہ اپنے تئیں دھوکا دیتا ہے - اور مجھے ان لوگوں سے کیا کام - جو سچے دل سے دینی احکام اپنے سر پر نہیں اٹھا لیتے - اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے پاک جوئے کے نیچے صدق دل سے اپنی گردنیں نہیں دیتے - اور راستبازی کو اختیار نہیں کرتے - اور فاسقانہ عادتوں سے بیزار ہونا نہیں چاہتے - اور ٹھٹھے کی مجالس کو نہیں چھوڑتے - اور ناپاکی کے خیالوں کو ترک نہیں کرتے اور انسانیت اور تہذیب اور صبر اور نرمی کا جامہ نہیں پہنتے - بلکہ غریبوں کو ستاتے اور عاجزوں کو دھکے دیتے - اور اکڑ کر بازاروں میں چلتے اور تکبر سے کرسیوں پر بیٹھتے ہیں - اور اپنے تئیں بڑا سمجھتے ہیں - اور کوئی بڑا نہیں - مگر وہی - جو اپنے تئیں چھوٹا خیال کرے - مبارک وہ لوگ جو اپنے تئیں سب سے زیادہ ذلیل اور چھوٹا سمجھتے ہیں - اور شرم سے بات کرتے ہیں - اور غریبوں اور مسکینوں کی عزت کرتے ہیں - اور عاجزوں کو تعظیم سے پیش آتے ہیں - اور کبھی شرارت اور تکبر کی وجہ سے ٹھٹھا نہیں کرتے - اور

ضمیمہ درس القرآن کے متعلق ضروری اعلان

ہر احمدی کو اس کے حصول کے لئے کوشش کرنی چاہیئے

الفضل میں حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے ارشاد فرمودہ معارف قرآنیہ کی اشاعت کا جو سلسلہ شروع کیا گیا ہے۔ اس کے متعلق یہ عرض کر دینا ضروری ہے کہ وہ سوائے روزنامہ الفضل کے خریداروں کے دوسرے اصحاب کو ۱۳ ار ششماہی قیمت پر بھیجنا محال ہے۔ کچھ خریداران الفضل صرف بارہ صفحہ والا پرچہ لیتے ہیں۔ اور کچھ صرف خطبہ نمبر خریدتے ہیں۔ ایسے تمام احباب کو معلوم ہونا چاہیئے۔ کہ درس القرآن کی اشاعت چونکہ آٹھ صفحہ کے اخبار میں ہؤا کرے گی۔ اس لئے انہیں نہیں بھیجا جا سکیگا۔ صرف وہی لوگ اس لذت سے متمتع ہو سکیں گے۔ جو روزانہ اخبار الفضل کے باقاعدہ خریدار ہوں گے۔ ان کو ضمیمہ کی چھ ماہ کی قیمت کے طور پر صرف موازی ۱۳ آنے دینے پڑیں گے۔

پس اگر احباب نہائت ہی قلیل خرچ برداشت کر کے اخبار کے دیگر مضامین سے مستفیض ہونے کے علاوہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے فرمودہ معارف سے نہ صرف خود لطف اندوز ہونا چاہتے ہیں۔ بلکہ یہ گراں بہا تحفہ اپنی اولاد کے لئے محفوظ رکھنا چاہتے ہیں۔ تو فوراً روزانہ اخبار کی خریداری کی درخواست بھیج دیں۔ خواہ فی الحال چھ ماہ یا تین ماہ کے لئے ہی ہو۔ اور جو پہلے سے خریدار ہیں۔ مگر ابھی انہوں نے درس القرآن بھیجنے کی اطلاع نہیں دی۔ انہیں تو ایک لمحہ کا توقف بھی نہ کرنا چاہیئے ؛ (منیجر)

زمیندار اصحاب کا تحریک جدید پر مخلصانہ لبیک

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی تحریک جدید سال دوم کی اہمیت کو پیش نظر رکھتے ہوئے جہاں شہری جماعتوں کے احباب یکمشت چندہ ادا کرتے ہوئے ثواب لے رہے ہیں۔ وہاں زمیندار احباب بھی حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی اس ارشاد کی تعمیل میں کہ جلدی ادا کرنے میں ثواب زیادہ ہے۔ جلد سے جلد روپیہ ادا کر رہے ہیں۔ چنانچہ مندرجہ ذیل زمیندار احباب نے چندہ تحریک جدید فوری طور پر داخل فرما دیا ہے۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء

(۱) چودھری فضل احمد صاحب بھینی پسوال علاقہ بیٹ نے چندہ تحریک جدید کا وعدہ ساٹھ روپیہ کرتے وقت عہد کیا تھا۔ کہ دوران سال میں ادا کیا جائے گا۔ مگر جب ان کو معلوم ہؤا۔ کہ روپیہ کی جلدی ضرورت ہے۔ تو انہوں نے یکمشت ادا فرما دیا۔

(۲) چودھری فضل احمد صاحب بھینی پسوال کی اہلیہ صاحبہ نے دو تولہ کانٹے طلائی اس سال کی تحریک جدید میں دینے کا نہ صرف وعدہ کیا۔ بلکہ اسی وقت دے دیئے۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء

(۳) چودھری عبد العزیز صاحب چک سکندر نے ۸۰ روپیہ کا وعدہ کرتے وقت باقساط ادا کرنے کا عہد کیا تھا لیکن اب یکمشت روپیہ ادا کر دیا ہے۔

(۴) احباب کرام الکھونی نے ۲۱۰ روپیہ کا وعدہ کرنے وقت لکھا تھا۔ کہ دوران سال میں رقم کسی وقت ادا ہوگی۔ مگر بعد میں انہوں نے یکمشت یہ رقم ادا کر دی۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء

(۵) بیگم پور کنڈھی متصل سڑوعہ سے امۃ البتول صاحبہ زوجہ اوصاف علی خان صاحب۔ بہن عمری صاحبہ زوجہ بابو صاحب اور بھائی بابو صاحب نے علی الترتیب عنہ ۵؎ ۵؎ کا وعدہ کرتے ہوئے لکھا تھا کہ دوران سال میں رقم ادا ہوگی۔ مگر اب انہوں نے یکمشت رقم ادا کر دی ہے۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء

انکے علاوہ جن زمیندار احباب نے ابھی تک چندہ تحریک جدید ادا نہیں کیا۔ انہیں چاہیئے۔ کہ وہ بھی حضور کے اس ارشاد کو مدنظر رکھتے ہوئے کہ "وہ شخص جو اپنے نفس کے لئے عذر تلاش کرنے میں لگا رہتا ہے۔ ناکام رہتا ہے۔ وہ کامیابی کا ہی منہ دیکھتا ہے۔ جو اپنے نفس کا محاسبہ کرنے میں سختی سے کام لیتا ہے۔" اپنا عہد فوری طور پر پورا کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کریں۔ (فنانشل سیکرٹری تحریک جدید۔ قادیان)

خدا کے فضل سے جماعت احمدیہ کی روز افزوں ترقی

یکم اپریل سے ۶ اپریل ۱۹۳۶ء تک بیعت کرنیوالوں کے نام

ذیل کے اصحاب دستی اور بذریعہ خطوط حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے ہاتھ پر بیعت کر کے داخلِ احمدیت ہوئے ؛

تحریری بیعت

نمبر	نام	پتہ
۱	پیراں دتا صاحب	ضلع گوجرانوالہ
۲	نواب الدین صاحب	ضلع گورداسپور
۳	مہراں بی بی صاحبہ	"
۴	وسیم بی بی صاحبہ	"
۵	عمر بی بی صاحبہ	"
۶	گلاب بی بی صاحبہ	"
۷	محمد احمد صاحب	بلگام
۸	میاں ماکھا صاحب	ضلع گورداسپور
۹	نور محمد صاحب	ضلع شیخوپورہ
۱۰	پیراں دتا صاحب	ضلع گجرات
۱۱	مستری محمد رمضان صاحب	ضلع لاہور
۱۲	عبد الحق صاحب	ضلع جالندھر
۱۳	دین محمد صاحب	ضلع امرتسر
۱۴	محمد امین صاحب	سماٹرا
۱۵	محمد ادین صاحب	"
۱۶	سیمین صاحب	"
۱۷	بدریہ صاحبہ	"
۱۸	مارہ قمر الدین صاحب	"
۱۹	محمد رشید صاحب	"
۲۰	سوتیہ صاحبہ	"
۲۱	اسمٰعیل صاحب	ضلع گورداسپور
۲۲	ملک نور حسین صاحب	ضلع سیالکوٹ
۲۳	طالع بی بی صاحبہ	ضلع گورداسپور
۲۴	احمد الدین صاحب	ضلع منٹگمری
۲۵	کبرۃ النساء صاحبہ	ضلع بنگال
۲۶	سراج العالم صاحب	ضلع بنگال
۲۷	نور النہار بی بی صاحبہ	"
۲۸	سعادت علی صاحب	"
۲۹	یعقوب حسین صاحب	"
۳۰	محمد ثاقب صاحب	"
۳۱	ایم سلطان شیخ صاحب	"
۳۲	عبد الستار صاحب	"
۳۳	عیمانی شیخ صاحب	"
۳۴	قرۃ النساء صاحبہ	"
۳۵	نہار النساء صاحبہ	"
۳۶	خوائرہ خاتون صاحبہ	"
۳۷	باقرہ خاتون صاحبہ	"
۳۸	اکبر علی صاحب	ریاست پونچھ
۳۹	نامیر کوئی صاحب	"
۴۰	میاں چوہڑ صاحب	ضلع امرتسر
	دستی بیعت	
۴۱	چودھری بشیر احمد صاحب	ضلع لاہور
۴۲	طالعہ بی بی صاحبہ	قادیان
۴۳	سکینہ بی بی صاحبہ	"
۴۴	صفیہ بی بی صاحبہ	"
۴۵	حسن بی بی صاحبہ	"
۴۶	رحمت بی بی صاحبہ	"
۴۷	عائشہ بیگم صاحبہ	ضلع ہزارہ
۴۸	امینہ بی بی صاحبہ	ضلع گورداسپور
۴۹	شریف بی بی صاحبہ	"
۵۰	طالعہ بی بی صاحبہ	"

درخواستہائے دعا

ڈاکٹر محمد شفیع صاحب سنڈیانوالہ اپنی اہلیہ کی صحت کے لئے مرزا مبارک بیگ صاحب کلانور اپنی لڑکی کی روحانی ترقی کے لئے پیر عبد العلی صاحب چک ۲۴۷ ضلع نواب شاہ اپنے بھائی کی امتحان میں کامیابی کے لئے ملک حسن محمد صاحب عقیل کو ملک عبد الرحیم کی آنکھوں کی صحت کے لئے۔ شیخ بشیر احمد صاحب آزاد اپنی مشکلات کے ازالہ اور مستقل کام شروع کرنے کے لئے۔ رحمت خاں کندیاں اپنے محکمہ میں مستقل ہونے کے لئے۔ امام علی صاحب مدرس سالم اپنے والد اپنے اہل وعیال کی صحت کیلئے محمد حنیف صاحب انبالہ شہر اپنے لڑکے کی امتحان میں کامیابی اور صحت کیلئے۔ ماسٹر غلام محمد صاحب

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الفضل

قادیان دارالامان مورخہ ۱۶ محرم ۱۳۵۵ھ

سرمرزاظفرعلی کا ایک شاندار کارنامہ

۲

ڈاکٹر شیخ محمد عالم صاحب بیرسٹرایٹ لا کو جو بڑی محنت اور سعی کے ساتھ مسجد شہید گنج کے متعلق قانونی چارہ جوئی کر رہے ہیں۔ جب معلوم ہوا۔ کہ سر ظفر علی صاحب کی "مسجد شہید گنج لیگل ڈیفنس کمیٹی" نے اپنا سارا کام صرف یہ سمجھ رکھا ہے۔ کہ مسلمانوں سے روپیہ جمع کرے۔ اور روپیہ بٹورنے کے لئے اپنے نمائندے دُور دُور بھیجے۔ باقی اس روپیہ کو تحفظ مسجد کی جدوجہد میں صرف کرنا مناسب نہیں سمجھتی۔ تو انہوں نے حسب ذیل اعلان اخبارات میں شائع کرایا:۔

"میں مقدمہ مسجد شہید گنج کا جس کی سماعت فاضل ڈسٹرکٹ جج لاہور کی عدالت میں ہو رہی ہے۔ انچارج ہوں۔ اور مدعیاں کی طرف سے مشیر کار ہوں۔ تا فیصلہ مقدمہ میں اس کے متعلق ایک لفظ بھی نہیں کہہ سکتا۔ مجھے چند اطلاعات سن کر از حد افسوس ہوا۔ کہ چند اشخاص پنجاب اور بیرون پنجاب سے مقدمہ شہید گنج کے سلسلہ میں چندہ جمع کر رہے ہیں۔ بمبئی کے اخبارات سے یہ بھی پتہ چلتا ہے۔ کہ وہاں دو تین اشخاص چندہ جمع کرنے کے لئے گئے ہوئے ہیں۔ لہٰذا میں اسے اپنا فرض سمجھتا ہوں کہ عوام کو مطلع کر دیا جائے۔ کہ فی الحال مقدمہ کے مصارف کے سلسلہ میں کسی چندہ وغیرہ کی ضرورت نہیں۔ مقدمہ کے تمام اخراجات ایک ذی عزت و متمول شخص جو اپنا نام ظاہر نہیں کرنا چاہتے برداشت کر رہے ہیں۔ ابتدائی اخراجات ایک اور صاحب نے ادا کئے ہیں۔ فی الحال عوام سے چندہ وصول کرنے کی چنداں ضرورت نہیں۔ میں یہ بھی واضح کر دینا چاہتا ہوں۔ کہ ہم نے چندہ جمع کرنے کے لئے نہ ہی کوئی کمیٹی مقرر کی ہے۔ اور نہ کسی کو اس کا صدر اور سکرٹری مقرر کیا ہے"

اس اعلان سے ظاہر ہے۔ کہ مسجد شہید گنج کے متعلق مسلمانوں کی طرف سے جو قانونی جدوجہد ہو رہی ہے۔ اس کے نگران۔ اور مشیر اعلیٰ شیخ محمد عالم صاحب ہیں۔ اور جس قدر اس وقت تک اخراجات ہوئے ہیں۔ ان کے متعلق سب سے زیادہ واقف وُہی ہیں۔ ایسی صورت میں ان کا یہ اعلان کرنا کہ فی الحال مقدمہ کے مصارف کے سلسلہ میں کسی چندہ وغیرہ کی ضرورت نہیں۔ کیونکہ مقدمہ کے تمام اخراجات ایک ذی عزت و متمول شخص جو اپنا نام ظاہر نہیں کرنا چاہتے۔ برداشت کر رہے ہیں۔ یہ معنی رکھتا ہے کہ جو لوگ اس غرض سے چندہ جمع کر رہے ہیں۔ وُہ ذاتی فائدہ کے لئے دھوکہ اور فریب سے مسلمانوں کو لُوٹ رہے ہیں۔ اور ان کا فراہم کردہ روپیہ انہی کی ملک ہے۔ مسجد شہید گنج کے حصول کی سعی میں خرچ نہیں ہو رہا۔ نیز یہ کہ اس بہانہ سے چندہ طلب کرنے والوں کو قطعاً کچھ نہ دیا جائے کیونکہ فی الحال عوام سے چندہ وصول کرنے کی چنداں ضرورت ہی نہیں۔

ایسے صاف اور واضح اعلان کی وجہ سے چونکہ مسجد شہید گنج کے نام سے چندہ وصول نہ ہو سکنے کا شدید خطرہ تھا۔ اس لئے سر ظفر علی کو بھی کنج گمنامی سے نکلنا پڑا۔ اور انہوں نے حسب ذیل عجیب و غریب بیان شائع کرایا:۔

"بعض مقامی اخبارات میں ڈاکٹر محمد عالم بیرسٹرایٹ لا کی طرف سے یہ بیان شائع ہوا ہے۔ کہ بعض غیر ذمہ وار لوگ بمبئی میں مقدمہ مسجد شہید گنج کے لئے چندہ جمع کر رہے ہیں۔ حالانکہ مسجد کے مقدمہ کے لئے روپیہ کی کوئی ضرورت نہیں۔ اور نہ مسجد کے متعلق کوئی ڈیفنس کمیٹی کام کر رہی ہے۔ اور نہ اس کا کوئی صدر ہے۔ نہ سکرٹری۔ ڈاکٹر عالم کو خوب معلوم ہے۔ کہ مسجد شہید گنج لیگل ڈیفنس کمیٹی باقاعدہ طور پر وجود میں آئی تھی۔ اور میں اس کا صدر اور شیخ عاشق حسین بی۔ اے۔ ایل۔ ایل بی پلیڈر۔ اور ایم اے۔ حق صفدر بی اے ایل۔ ایل۔ بی اس کے سکرٹری مقرر ہوئے۔ ڈاکٹر صاحب نے مجھ سے مشورہ لئے بغیر۔ یہ اطلاع اخبارات میں شائع کرانے میں غلطی کی ہے۔ شہید گنج لیگل ڈیفنس کمیٹی نے یہ قرارداد منظور کی تھی۔ کہ چندہ جمع کیا جائے۔ اور اس غرض کے لئے راولپنڈی۔ اور بمبئی میں اپنے سکرٹری متعین کر دیئے تھے۔ چندے کی اس فراہمی میں کسی قسم کی بے ضابطگی۔ یا بے قاعدگی نہیں۔ مگر بعض لوگ یہ سمجھتے ہیں۔ کہ چندہ جمع کرنا ان کا پیدائشی حق ہے۔ اور وُہ یہ برداشت نہیں کر سکتے۔ کہ ان کے علاوہ کوئی اور شخص یا جماعت چندہ جمع کرے۔ اس لئے میں مناسب خیال کرتا ہوں۔ کہ ڈاکٹر عالم کے بیان کی تردید شائع کراؤں"

اگر سر ظفر علی۔ ڈاکٹر شیخ محمد عالم صاحب کے اعلان کی تردید کرنے کے لئے نمودار ہوئے ہی تھے۔ تو انہیں چاہیئے تھا۔ کہ جو باتیں ڈاکٹر صاحب نے پیش کی تھیں۔ ان کی تردید کرتے۔ مثلاً انہوں نے ذمہ وارانہ حیثیت سے لکھا تھا۔ کہ فی الحال مقدمہ کے مصارف کے لئے کسی چندہ وغیرہ کی ضرورت نہیں۔ سر ظفر علی کو اس کے مقابلہ میں یہ ثابت کرنا چاہیئے تھا۔ کہ مقدمہ کے مصارف کے لئے چندہ وصول کرنے کی ضرورت ہے۔ کیونکہ فلاں غرض کے لئے۔ فلاں کام کے لئے۔ اور فلاں تیاری کے لئے روپیہ چاہیئے۔ مگر انہوں نے اس قسم کی کسی ضرورت کا ذکر تک نہیں کیا۔ اسی طرح ڈاکٹر عالم صاحب نے یہ کہا تھا۔ کہ مقدمہ کے ابتدائی اخراجات ایک اور صاحب نے ادا کئے تھے۔ اور اس کے بعد کے تمام اخراجات ایک ذی عزت مسلمان ادا کر رہے ہیں۔ اس کا دُوسرے لفظوں میں مطلب یہ تھا۔ کہ سر ظفر علی کی ڈیفنس کمیٹی جو بقول خود راولپنڈی سے لے کر بمبئی تک کے مسلمانوں سے روپیہ وصول کر رہی ہے۔ اس نے ابھی تک مقدمہ کے اخراجات میں ایک حبہ بھی نہیں دیا۔ اس کے متعلق یہ بتانا سر ظفر علی کا فرض تھا۔ کہ انہوں نے مقدمہ کے اخراجات کے لئے اس وقت تک کچھ دیا ہے۔ یا نہیں اور اگر کچھ نہیں دیا۔ تو پھر انہیں کیا حق ہے کہ مسلمانوں سے چندہ وصول کرتے رہیں۔

مگر ان اہم اور ضروری امور کو وُہ بالکل نظر انداز کر گئے ہیں۔ اور اس بات پر سارا زور صرف کر دیا ہے۔ کہ مسجد شہید گنج لیگل ڈیفنس کمیٹی باقاعدہ طور پر وجود میں آئی تھی۔ میں اس کا صدر بنا تھا۔ اور اس نے یہ قرارداد منظور کی تھی۔ کہ چندہ جمع کیا جائے۔ اس فرض کی ادائگی میں میں نے چندہ جمع کرایا۔ اور آئندہ بھی کرانا اپنا حق سمجھتا ہوں۔ مگر سوال یہ ہے۔ کہ کیا یہ ڈیفنس کمیٹی صرف چندہ جمع کرنے کے لئے وجود میں آئی تھی۔ اگر اس کی یہی غرض وغایت تھی۔ تو خیر! اگر نہیں تو اس نے اس وقت کونسا کارنامہ سرانجام دیا ہے۔ اور کیوں اس نے جمع شدہ چندہ مقدمہ کے اخراجات کے لئے پیش نہیں کیا۔

معلوم ہوتا ہے۔ اس کمیٹی نے یہ قرارداد تو منظور کی۔ کہ چندہ جمع کیا جائے۔ اور اسے اپنا سب سے بڑا فرض یقین کرتے ہوئے سر ظفر علی چندہ جمع کرنے اور کرانے میں مصروف ہو گئے۔ اس کے سوا نہ کمیٹی نے چونکہ یہ قرارداد پاس کی۔ اور نہ کبھی کرے گی۔ کہ یہ چندہ مقدمہ کو کامیاب بنانے کے لئے صرف کیا جائے۔ اس لئے سر موصوف نے بھی ضرورت نہیں سمجھی۔ کہ مقدمہ لڑنے والوں کو ایک پیسہ بھی دیں۔ اپنی کمیٹی کے لحاظ سے تو ممکن ہے۔ وُہ حق بجانب ہوں۔ لیکن انصاف اور دیانت کے لحاظ سے کہنا پڑتا ہے۔ کہ انہوں نے فرض شناسی اور قوم کی خدمت گزاری کا یہ اتنا شاندار کارنامہ سرانجام دیا ہے۔ کہ جس پر ان کی نسلیں بھی صدیوں تک ناز کرتی رہیں گی۔

یہ ہیں وُہ لوگ جو اپنے آپ کو مسلمانوں کے حقیقی ہمدرد۔ اور خیر خواہ بتاتے۔ اور حقیقی مسلمان کہلاتے ہیں۔ کہ قومی اور مذہبی اغراض کے لئے اپنے پاس سے کچھ دینا تو الگ رہا مسلمانوں سے بہت کچھ وصول کر کے اس میں سے بھی کچھ دینے کے لئے تیار نہیں۔

مولوی ظفر علی صاحب نے اس روپیہ کے متعلق جو سر ظفر علی کی ڈیفنس کمیٹی نے وصول کیا ہے۔ حساب طلب کرنا مسلمان پبلک کا حق قرار دیا ہے لیکن افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے۔ کہ یہ حق بھی اسی طرح پائمال کر دیا جائیگا جس طرح آج تک دوسرے حقوق پائمال کئے جاتے رہے ہیں۔ اگر مسلم پبلک میں محاسبہ کی طاقت ہوتی۔ اگر وہ راہ راست سے برگشتہ اور قومی اموال میں بے جا تصرف کرنے والے لیڈروں کی

حضرت موسیٰؑ اور حضرت مسیحؑ پر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی فضیلت

ایک عیسائی فاضل سے سید رشید رضا صاحب مرحوم کی گفتگو

جماعت احمدیہ کے معاند اور آجکل خاص طور پر احرار عوام کو اشتعال دلانے کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر یہ الزام لگاتے رہتے ہیں کہ آپ نے حضرت عیسےٰ علیہ السلام کی ہتک کی ہے۔ اس کا نہایت معقول جواب خود حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تحریروں میں موجود ہے۔ جو بار بار معاندین کے سامنے پیش کیا جا چکا ہے۔ اس کے علاوہ اور طریقوں سے بھی ان کے اعتراض کی لغویت بیسیوں دفعہ ثابت کی جا چکی ہے۔ مگر ان کے دل ایسے زنگ آلود ہو چکے ہیں کہ وہ سمجھتے ہی نہیں۔ ذیل میں ایک مشہور عالم سید رشید رضا صاحب مصری کے ایک مضمون کا ترجمہ جو رسالہ فاران بجنور ماہ فروری ۱۹۳۶ء میں شائع ہوا ہے۔ درج کیا جاتا ہے۔ جس میں فاضل مضمون نگار نے حضرت موسےٰ علیہ السلام اور خاص کر حضرت مسیح علیہ السلام کے مقابلہ میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی فضیلت ثابت کرتے ہوئے یہ طریق اختیار کیا۔ کہ عیسائیوں کے مسلمات کے رد سے ان کے یسوع مسیح پر نہایت کڑی جرح کی۔ اور موقع و محل کے لحاظ سے یہ نہایت ضروری تھی۔ سرور دو عالم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حقیقی قدر و منزلت نہ کرنے والے جاہل تو ممکن ہے اس کے خلاف بھی کوئی فتوےٰ دے دیں۔ مگر صحیح علم و عرفان رکھنے والے جانتے ہیں۔ کہ عیسائیوں کے ان حملوں کو رد کرنے کے لئے جو ان کی طرف سے یسوع مسیح کی رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر فضیلت ثابت کرنے کے لئے پیش کئے جاتے ہیں۔ اس رنگ میں گفتگو کرنا نہایت ضروری ہے۔ اور اس سے حضرت عیسےٰ علیہ السلام کی ہتک منظور نہیں۔ بلکہ عیسائیوں کے غلط عقائد کی اصلاح مدنظر ہے۔ یہی طریق نہایت اعلےٰ اور پرزور رنگ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اختیار کیا۔ اور جو لوگ اس وجہ سے آپ پر اعتراض کرتے ہیں۔ وہ اپنی جہالت اور بے ہودگی کا اظہار کرتے ہیں۔ بہر حال سید رشید رضا صاحب مرحوم کا مذکورہ بالا مضمون حسب ذیل ہے:۔

ایک غیر متعصب مسیحی فاضل کے ساتھ جو تاریخ اور جغرافیہ کا بڑا ماہر تھا۔ اس مسئلہ پر گفتگو ہوئی کہ تاریخ میں بزرگ ترین اور کامیاب ترین انسان کون ہے۔ اس گفتگو میں ہم دونوں نے اپنے آپ کو غیر جانبدار بلکہ ایک حد تک بے اعتقاد تسلیم کر لیا تھا۔ تاکہ عقیدت و محبت تحقیق کی راہ میں روک ثابت نہ ہو۔ اس سوال کے جواب میں میں نے محمد (صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم) کا نام لیا۔ اور فاضل مسیحی نے موسیٰ اور عیسےٰ (علیہم السلام) کا۔ معمولی گفتگو کے بعد ہم دونوں اس امر پر تو متفق ہو گئے۔ کہ یہ تینوں انسان بہت بڑے بزرگ ہیں۔ مگر اختلاف اس میں تھا۔ کہ ذاتی حالات، اخلاق، سیرت، تاریخی اثرات اور زمانہ کے ماحول کے لحاظ سے ان میں سے افضل کون ہے اور اپنے مقاصد میں کامیاب کون رہا۔

حضرت موسےٰؑ کا ماحول

میں نے کہا حضرت موسےٰؑ نے اپنے زمانہ کے سب سے بڑے بادشاہ (فرعون) کے خاص محل میں شہزادہ کی طرح پرورش پائی۔ آپ دولت اور سلطنت کے سہارے آگے بڑھے۔ سیاست و حکومت کی محبت نے آپ پر قبضہ کیا۔ تمدن اور تہذیب کے گوشوں پر نظر ڈالی۔ اور سحری علوم کا مطالعہ کیا۔ ہر قسم کی صنعتوں میں درک حاصل کیا۔ شریعت اور قانون کے سایہ میں حکمرانی کے اصول سیکھے۔ سلطانی عزت اور سیاسی وقار کے مطابق آپ میں شجاعت بلند حوصلگی دقت نظر اور ذہنی بلوغ پیدا ہوا۔ اور جب آپ اس قابل ہوئے۔ کہ فرعون اور حامیان فرعون کے دشمن اور ان کے لئے رنج و حزن کا موجب ہو سکیں۔ تو آپ نے محسوس کیا۔ کہ بنی اسرائیل کثرت نسل ذکاء فطرت۔ اور جفاکشی کے باوجود مظلومی اور ذلت کی لعنت میں گرفتار رہیا(؟) اس لئے آپ نے اپنے حامیوں کا ایک گروہ بنایا۔ اور ایک سلطنت قائم کرنے کا عزم بالجزم کر لیا۔ یہ شوق آپ میں ملوکانہ تربیت اور سیاسی ماحول نے پیدا کر دیا۔

تاریخ کی گواہی

حضرت موسےٰ علیہ السلام نے فرعون کا مقابلہ اس قوت سے کیا۔ جس سے آپ عموماً لوگوں کو مائل اور قبائل کو مسخر کیا کرتے تھے۔ اور یہی وہ طلسماتی قوت تھی۔ جس کی گود میں پل کر آپ جوان ہوئے تھے۔ اس کے بعد آپ نے اپنے حامیوں کے زور سے فرعون پر خروج کیا۔

اس قسم کے خروج کی مثالیں اکثر ممالک میں ملتی ہیں۔ اور تاریخ اس قسم کے باغیوں کے متعدد واقعات پیش کرتی ہے۔ جنہوں نے سلطنتوں میں خروج کر کے ریاستیں اور سیادتیں قائم کر لیں۔ اور حضرت موسےٰؑ تو صرف فرعون سے اپنی قوم کو آزاد کرا کر بھاگ نکلے تھے۔ البتہ سمندر سے پار اتر جانا ضرور حیرت انگیز ہے جو نہ تو کسی حیلہ سے سرانجام پا سکتا ہے۔ اور نہ کسی سحر یا ہنر سے لیکن اس کے متعلق بعض مورخ لکھتے ہیں۔ کہ

بنی اسرائیل نے سمندر کو اس کے اتار کی انتہائی حالت میں اور بہت کم گہرائی کی جگہ سے عبور کر لیا تھا۔ مگر جس وقت فرعون اور اس کے لشکر نے اپنے قدم اس میں اتارے تو سمندر کا چڑھاؤ بہت زور پر ہو گیا۔ اور وہ سب اس میں غرق ہو گئے۔ اسی قسم کا واقعہ نپولین بونا پارٹ کو بھی پیش آ چکا ہے۔ وہ بھی اپنی فوج کو جزر کے وقت لئے ہوئے بحر احمر کے کنارہ پر جا پہونچا تھا۔ مگر جب وہ ساحل مصر کی طرف واپس آنے لگا۔ تو مد کی ابتداء ہو چکی تھی۔ اگر اس نے یہ حکم نہ دیا ہوتا۔ کہ لشکر کے آدمی ایک دوسرے کو مضبوطی سے پکڑ لیں۔ تاکہ ان کی مجموعی قوت مد کی طاقت پر غالب آ جائے۔ تو وہ سب کے سب غرق ہو جاتے۔

اس کے علاوہ حضرت موسیٰ کے جو حیرت انگیز کام ہیں۔ ان کی روایات مشکوک اور ان کے سمجھنے میں مشکلات ہیں۔ ان کاموں کا آپ کی نبوت پر دلالت کرنا اور ان کا خدا سے ہمکلام ہونا محال نظر آتا ہے۔ جب آپ کے زمانہ کے لوگوں کی ہی ان باتوں سے تسلی نہ ہو سکی۔ تو دور حاضرہ کے لوگ ان سے کس طرح تشفی پا سکتے ہیں؟

وہ شریعت جس کو آپ لائے۔ تاریخ گواہ ہے۔ کہ اس کا اکثر حصہ مصریوں کی شریعت سے ماخوذ ہے۔ باقی ماندہ حصہ کی تدوین و ترتیب ایسے آدمی سے کچھ بعید نہیں۔ جس کی تربیت قانون و سلطنت کے سایہ میں انجام کو پہونچی ہو۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام

اب حضرت عیسےٰ (علیہ السلام) کے حالات پر نظر ڈالئے۔ آپ ایک یہودی مرد ہیں۔ موسوی شریعت نے آپ کی ذہنی تربیت کی ہے رومی قوانین سے واقف اور یونانی فلسفہ سے آگاہ ہیں۔ اور آپ کو ان تینوں قوموں کی مدنیت پر پوری بصیرت حاصل ہے۔

جو تہذیب کی عظمت اور علم و حکمت کی وسعت میں معمورہ ارضی کی تمام قوموں پر فائق تھیں اس کے باوجود اور ان سہولتوں کے ہوتے ہوئے کوئی چیز آپ کو نئی شریعت بنانے میں۔ اور کسی نئی امت کی تخلیق پر آمادہ نہ کرسکی۔ آپ محض ایک شستہ زبان خطیب۔ قادر الکلام مقرر۔ اور فصیح البیان واعظ تھے۔ جن کے ذہن میں رہبانیت۔ ترکِ دُنیا۔ اور آسمانی بادشاہت میں داخل ہونے کے لیے نفس کی تذلیل کے بارے میں بعض یونانی فلاسفروں کی انتہاپسندی نے دخل حاصل کرلیا تھا۔ پس آپ نے ان مضامین کو پھیلانا شروع کیا۔ اور جنہوں نے اپنے آپ کے کلام میں تسکین پائی۔ ان کے پیچھے ہولئے۔ اور آپ کے متعلق عجیب عجیب باتیں پھیلانے لگے مگر وہ کرامتیں جو آپ کی طرف منسوب کی جاتی ہیں۔ اس کا دسواں حصہ بھی نہیں۔ جو مسلمانوں کے بعض خدارسیدہ بزرگوں مثلاً سید احمد بدوی۔ اور شیخ عبدالقادر جیلانی کے متعلق منقول ہیں:

رہی آپ کی عجوبہ پیدائش سو یہ ایک دعوے ہے جس کو توہمات کی دُنیا سے علیحدہ کرکے براہین عقلی سے بغیر ثبوت اسلام کے ثابت کرنا محال ہے اگر کوئی مؤرخ حسنِ ظن سے کام لے۔ تو اتنا کہہ سکتا ہے۔ کہ حضرت عیسےٰ مریم کے شوہر یوسف نجار کے فرزند ہیں۔ اور لطف یہ ہے۔ کہ عیسائی بھی اس زوجیت کے منکر نہیں۔ ہم حضرت موسےٰ کی نسبت تو کہہ سکتے ہیں۔ کہ وہ صاحب اثر و نفوذ تھے۔ لیکن تاریخ حضرت عیسےٰ کے متعلق کسی قابلِ ذکر اثر کا پتہ نہیں دیتی۔ نہ علم میں۔ نہ اصلاح اور مدنیت میں۔ بلکہ آپ کی تعلیم۔ تہذیب و تمدن کی دُشمن ہے۔ اور انسان کو افق اعلےٰ سے حیوانیت کے سب سے نچلے طبقہ میں پھینک دیتی ہے۔ کیونکہ اس میں تربیت نفسانی کی بنا ذلت و خواری پر۔ اور حق تلفی اور پامالی کو رضامندی کے ساتھ قبول کرلینے پر رکھی گئی ہے۔ ان کی تعلیم میں اس عقیدہ کے ساتھ دُنیا کی ترقیوں کو خیرباد

کہنے کا حکم موجود ہے۔ کہ اونٹ سوئی کے ناکہ میں سے گذر سکتا ہے۔ مگر کسی امیر کا خدا کی بادشاہت میں گذر نہیں ہوسکتا:

ایک دوسری جہت سے بھی آپ کی تعلیم میں شتر بے مہاری کا سبق موجود ہے۔ کیونکہ لکھا ہے۔ کہ جو شخص نجات کے لیے مسیح کی مصلوبیت پر ایمان لاتا ہے۔ وُہی آسمانی بادشاہت میں داخل ہوسکتا ہے۔ اور اس کے تمام گناہ مٹ جاتے ہیں۔ غور کرو جس شخص کا یہ عقیدہ ہو۔ اس کو تو سب روا ہو جائے گا۔ اور وُہ ہمیشہ اپنی خواہشات کا مطیع رہے گا۔ تیسری جہت سے صاف نظر آتا ہے کہ مسیح کی یہ تعلیم بُت پرستانہ ہے کیونکہ وُہ انسان پرستی کا حکم دیتی ہے۔ اور عقل کے فانوس کو گل کرتی ہے۔ وُہ انسان کو بعید از عقل عقائد کو مان لینے پر مجبور کرتی ہیں مثلاً یہ کہ خدا تین ہیں۔ اور تین نہیں۔ بلکہ ایک ہے۔ حالانکہ یہ بات بداہتًا باطل ہے کہ ایک تین ہوں۔ اور تین ایک ہو۔ اس تعلیم کی رُو سے فکر و ارادہ کی آزادی بھی سلب ہو جاتی ہے۔ کیونکہ وُہ دینی عقائد کے اقتدار کے ساتھ اس قاعدہ سے وابستہ کردیتی ہے۔ کہ جس چیز کو وُہ زمین پر کھول دیں۔ وُہ آسمان پر بھی کھولی جائے گی۔ اور جس کو وُہ بند کردیں۔ وُہ آسمان پر بھی بند کردی جائے گی:

یہ گمان کہ یورپین تمدن مسیحی تمدن ہے باطل محض ہے۔ کیونکہ یہ مادی مدنیت ہے جو مال و دولت۔ عزت و وجاہت۔ تسلط و تغلب اور شہوت پرستی پر موقوف ہے۔ اور مسیحی تعلیم ان کے منافی ہے۔ یوروپین باشندے مسیحی تعلیم کو پس پشت ڈال کر اس حد تک پہنچے ہیں۔ اگر یہ مدنیت مسیحی تعلیم کے اثر سے ہوتی تو مسیح سے قریب تر اس کا ظہور ہو جانا چاہیئے تھا:

خلاصہ یہ کہ دُنیا کی تاریخ حضرت مسیح کے کسی ایسے کارنامہ سے بالکل بے خبر ہے۔ جو ان کو قوموں کے مصلحین۔ اور ملتوں کے شارعین کی صف میں جگہ دے سکے:

سرورِ عالم صلے اللہ علیہ وسلم

اب آیئے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی

طرف۔ وُہ ہم کو ایک یتیم کی صورت میں نظر آتے ہیں۔ جو پدر و مادر کی آغوشِ محبت سے محروم ہیں۔ انہوں نے ایک ایسی جاہل۔ بُت پرست۔ ان پڑھ اور ناشائستہ قوم میں پرورش پائی۔ جس کے پاس نہ کوئی شریعت و قانون ہے۔ نہ تمدن اور وحدتِ قومی۔ اور نہ علم و ہنر۔ ان کے زمانہ تک اس قوم نے جو بڑی ترقی کی۔ وُہ یہ تھی۔ کہ دوسری قوموں کے میل جول سے اس کے چند آدمی معمولی لکھنا پڑھنا سیکھ گئے تھے۔ مگر آپ ان لوگوں میں سے بھی نہیں ہیں۔ اور نہ ایسے لوگوں میں سے کوئی دکھائی دیتا ہے۔ جس نے آپ پر ایمان میں سبقت کی ہو۔ لیکن اس کے باوجود بہت قلیل عرصہ میں آپ نے ایک ایسی قوم۔ ایک احیا دین۔ ایک ایسی شریعت اور ایک ایسی حکومت و مدنیت ایجاد کی۔ جو تاریخ میں اپنی نظیر نہیں رکھتی۔ آپ نے لوگوں کو یہ سکھلایا۔ کہ عقیدوں کی بنیاد دلائل عقلی پر رکھیں:

اخلاق و آداب میں اعتدال کا طریقہ اختیار کریں۔ جسم اور رُوح دونوں کے حقوق ادا کریں۔ اور ان خدائی دستوروں کی رعایت رکھیں۔ جن پر مخلوق کے جذبات اور قوموں کی ترقی و تنزل کا دارومدار ہے آپ نے لوگوں کو عبادت کے وُہ آثار و نتائج بھی بتائے۔ جو پاکیزگی۔ اور اخلاق کی شکل میں ظاہر ہوتے ہیں۔ مثلاً نماز کہ وُہ ہر بُرائی۔ اور بد اخلاقی سے روک دیتی ہے آپ نے انسانوں کے لئے پاک چیزوں کو حلال۔ اور ناپاک چیزوں کو حرام ٹھہرایا۔ ان کے دُنیاوی معاملات کو جلبِ منفعت۔ اور دفعِ مضرت کے اصول پر مقرر کیا۔ ان کو عقل و فکر کی آزادی بخشی۔ عورت کو اس کی املاک میں خود مختاری عطا کی۔ افسری و ماتحتی آقائی اور غلامی کے تعلقات کی عادلانہ حد بندی کی نظامِ حرب اور قواعدِ جنگ کی تنقیح فرما کر بغاوت و سرکشی۔ مقتولوں کی بے حرمتی۔ عورتوں۔ بچوں۔ بوڑھوں عالموں۔ درویشوں کے قتل سے منع فرمایا۔ حالانکہ نہ تو آپ نے کسی محل شاہی میں پرورش پائی۔ نہ علوم و ہنر میں بصیرت حاصل کی۔ نہ

فضلائے عصر سے فضائل کا اکتساب کیا۔ (کیونکہ ایسے لوگ عرب میں موجود ہی نہ تھے) نہ آپ کو یونانی۔ اور رومی تو انین سے استفادہ کا موقعہ ملا۔ نہ کسی متمدن حکومت نے آپ پر کوئی اثر ڈالا۔ نہ مصری شریعت کی آپ کو ہوا لگی۔ اور نہ آپ کو فارغ البالی کی زندگی ملی۔ تاہم آپ نے دُنیا کے سامنے جو قانون پیش کیا۔ اور دین و دُنیا کے لئے جو دستور العمل مرتب فرمایا۔ اس کی نظیر نہ روما میں ملتی ہے۔ نہ بابل و مصر میں:

مسیحی فاضل کا اقرار

مسیحی فاضل نے اس تقریر کو سُنکر یہ تو تسلیم کرلیا۔ کہ محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم تاریخ کے بزرگ ترین انسان ہیں۔ لیکن مسلمانوں کی موجودہ پستی۔ اور بدحالی کو میرے خلاف بطور حجت استعمال کیا۔ میں نے کہا۔ اسلام اور مسلمانوں میں ویسا ہی فرق ہے۔ جیسا عیسائیت اور عیسائیوں میں۔ آپ کو تو اتنا ہی لو ہے۔ کہ اسلامی تمدن ان سے بیگانہ ہوتا گیا۔ یہاں تک کہ آج وُہ موجودہ حالت کو پہونچ گئے۔ اس کے خلاف یوروپ کی وُہ مدنیت جس کو لوگ غلطی سے مسیحی تمدن کہدیتے ہیں۔ جب تک مسلمانوں سے یورپ والوں کا میل جول نہ ہوگیا۔ اور انہوں نے مسلمانوں کی کتابوں کا ترجمہ نہ کرلیا۔ وُہ تمدن ان میں ناپید ہی رہا۔ اور یہ لوگ جُوں جُوں اس میں ترقی کرتے چلے گئے۔ اسی قدر عیسائیت سے دُور ہوتے چلے گئے۔ یہ جواب سُن کر مسیحی فاضل نے کہا۔ یہ فریقین کی نسبت مبالغہ ہے۔ اور گفتگو ختم ہوگئی:

(ماخوذ از فاران فروری ۳۶ء)

محصول ڈاک کے متعلق اعلان

محصول ڈاک کے متعلق قریباً تمام اخبارات اور رسائل میں بھی اعلان ہوچکا ہے۔ کہ یکم اپریل ۳۶ء سے صرف ایک تولہ وزنی لفافہ پر ایک ٹکٹ لگایا جاسکتا ہے اس سے زائد ہر تولہ یا اس کی کسر پر ٹکٹ لگانا چاہیئے۔ یعنی ایک تولہ سے زائد وزن کے لفافہ پر ڈبل ٹکٹ لگانا چاہیئے نہ کہ پہلے کی طرح ایک۔ لیکن بعض احباب اور خصوصاً مبلغین کی طرف سے مرکز میں ایسے لفافے موصول ہوئے ہیں۔ جو ڈبل [illegible] (ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان)

حضرت کرشن کی ہتک کون کرتا ہے؟

ہندوؤں کی مقدس کتب کے چند حوالے

(۱) پدم پوران میں لکھا ہے کہ ارجن نے کرشن جی مہاراج سے پرارتھنا کی کہ آپ مجھ کو وہ آنند دکھائیں۔ جس کو آج تک کسی نے نہ دیکھا ہو۔ اس پر ان کو ایک تالاب میں اشنان کرایا گیا۔ اور وہ عورت ہو گئے۔ پھر انہوں نے اس روپ میں سری کرشن اور رادھا جی کو دیکھا۔ استری روپی مہاراج ارجن کام وش ہو گئے اس حالت کو جان سری کرشن نے استری روپی ارجن کو ہاتھ سے پکڑا اور بن کو لے گئے۔ اور جیسا چاہا ویسا کام کرتے رہے۔ پھر اس سے کہا کہ جنوب والے تالاب میں نہا۔ جب وہ نہائے۔ تو پھر ارجن بن گئے"۔

(پدم پوران پنجم پاتال کھنڈ ادھیائے ۷۶ شلوک ۱۹ منقول از پورن تتو پرکاش ص ۲۰۶)

حضرت امام جماعت احمدیہ پر کرشن جی کی ہتک کا الزام لگانے والو! اس واقعہ پر غور کرو کیا پرماتما کے بھگت اور اس کے اوتار ایسے ہی ہوا کرتے ہیں۔ کیا وہ کام کے آدھین ہو کر ایسے ہی اخلاق سے گرے ہوئے کام کیا کرتے ہیں۔ نہیں ہرگز نہیں۔ پرماتما کے پیارے صاف پانی کی طرح آسمان سے نازل ہوتے ہیں۔ اور سارے سنسار کو شدھ کرتے ہیں۔ لوگوں سے پاپوں کی میل دور کر کے انہیں اپنے مالک حقیقی کے پاس لے جاتے ہیں۔

(۲) پھر لکھا ہے کہ کرشن بھگوان کی استریاں کرشن کو چھوڑ کر ان کے لڑکے سامب پر عاشق ہو گئیں۔ نارد جی نے کرشن بھگوان کو سب ماجرا سنایا۔ کرشن جی کو اپنی آنکھوں سے دیکھے بغیر یقین نہ آیا۔ ایک دن کرشن بھگوان شراب پی کر بیٹھے تھے۔ ان کی استریاں بھی شراب پی کر مست ہوئی تھیں۔ نارد نے سو موقعہ غنیمت سمجھا۔ اور سامب کو بلوایا۔ چنانچہ سامب آیا۔ اس کو دیکھتے ہی کرشن مہاراج کی سب استریاں ایسی موہت ہوئیں۔ کہ بس ..... یہ دیکھ کر نارد نے سب کو کھڑا کرنے کے لئے کرشن کو کہا۔ چنانچہ سب کے کھڑا ہونے کی دیر تھی کہ ...... کے قطرے دھوتی میں سے زمین پر گر پڑے۔ کرشن مہاراج نے غصہ ہو کر سب کو شاپ (بددعا) دے دیا۔ کہ تم سب ویشیا (بازاری عورتیں) ہو جاؤ۔ چنانچہ وہ سب رنڈیاں بن گئیں۔

(دیکھو بھوشیہ پوران پرابہ پرب ادھیائے ۳، شلوک ۵۱ تا ۶۱ منقول از اصلی دیانند جواہر)

(۳) کرشن کا رادھکا کے ساتھ بھوگ کرنا۔

من موہن پیارے کی بھینٹ کے لئے دیا کل ساری رات تارے گنتے بیت گئی۔ پرات کال اٹھ کر موتیوں کا ہار اپنے گلے سے اتار کر کرلک کونے میں پھینک دیا۔ اور اپنی ماتا سے کہا کہ کل جمنا کنارے میرا ہار گر پڑا تھا۔ نہ معلوم کس سکھی نے اٹھا لیا۔ میں اسے ڈھونڈنے جاتی ہوں۔ مجھے دیر ہو گئے تو گھبرانا مت۔ یہ کہہ کر رادھکا اپنے گھر سے نکلی۔ ادھر نند جی کرشن جی کے مکان کے پیچھے جا کر جمنوتری ڈھونڈنے ملی سکھی کا نام لے کر بولی کہ میں نبی بٹ کو جاتی ہوں تو بھی جلدی آ۔ اس وقت نند لال جی (کرشن جی) نے بھوجن کرنے کے واسطے پہلا ہی نوالہ اٹھایا تھا۔ جب اس کا بول سنا وہیں اٹھ کھڑے ہوئے جسودھا نے کہا کہ اے بیٹا تو گھبرا کر کہاں جاتا ہے۔ تب بولے کہ اے ماں ایک گوال مجھ سے کہہ گیا تھا کہ بن میں ایک گائے کے بچھا پیدا ہوا ہے۔ میں وہاں جاتا ہوں۔ یہ کہہ نبی بٹ کو چلے گئے۔ اور شیام اور شیاماں نے نبی بٹ میں جا کر آنند سے ..... کیا۔

(دسم سکندھ بھاگوت ۳۳ منقول از شریمد بھاگوت مہاتم سار حصہ اول)

میں نے یہ نمونہ کے طور پر چند باتیں پیش کی ہیں۔ مگر ہندوؤں کی دھرم پستکوں میں ایسے سینکڑوں واقعات ہیں۔ جن میں بھگوان کرشن جی کی طرف ایسے ایسے گندے افعال منسوب کئے گئے ہیں۔ کہ ان کو لکھتے ہوئے بھی شرم آتی ہے۔ ان کا سناتن دھرمی ہر روز مطالعہ کرتے ہیں۔ کیا یہ اس کرشن بھگوان کی عزت ہے۔ کیا ایشور مہاراج نے اسی لئے جنم لیا تھا۔ کہ وہ جنم میں آ کر اس طرح کی اخلاق سے گری ہوئی باتیں کیا کریں گے۔

گستاخ کون ہے؟

ایڈیٹر صاحب ویر بھارت لکھتے ہیں کہ پنجاب کے ہندوؤں نے مرزا کے گستاخ بیٹے کا تازہ پمفلٹ نہیں پڑھا۔ "جس میں کرشن بھگوان کی ہتک کی گئی ہے" شریمان جی آج تک ہم یہ سنتے چلے آئے ہیں۔ کہ گستاخ وہ کہلاتا ہے۔ جو کہ اپنے بزرگوں اور رشیوں کے حکموں کو نہ مانے۔ اور انکی بے عزتی کرے۔ ان کی آگیا کا انکار کرے۔ اور انکی طرف ایسے افعال منسوب کرے۔ جنکی اخلاق اجازت نہیں دیتے۔ مگر حضرت خلیفۃ المسیح امام جماعت احمدیہ کے سارے ٹریکٹ کو پڑھ جائیے۔ انہیں بھی آپ کو کوئی ایسا لفظ نہیں ملے گا۔ جس سے کہ کرشن بھگوان کی ہتک ہو۔ بلکہ جا بجا آپ نے ان کو پرماتما کا اوتار مانتے ہوئے ان کی عزت کی ہے۔ پس کسی کی عزت کرنے والا اس کو نیک اور راستباز ماننے والا کبھی گستاخ نہیں ہوا کرتا۔ اگر کرشن جی کو پرماتما کا بھگت اور اس کا پیارا بندہ اور ہر برائی اور پاپ سے منزہ ماننا گستاخی ہے تو پھر ایڈیٹر صاحب ویر بھارت کو اپنے دماغ کا علاج کرانا چاہیئے۔

ہاں یقیناً وہ گستاخ ہے جو کہ کرشن بھگوان کی ہتک کرے۔ آپ کے چال چلن پر حملہ کرے۔ آپکی طرف اخلاق سے گری ہوئی باتیں منسوب کرے جنکو پرماتما کے اوتار تو درکنار ایک شریف آدمی بھی کرنا پسند نہ کرے۔

میں نے ہندو دھرم کی مستند کتب سے چند حوالے پیش کر کے یہ بتا دیا ہے۔ کہ ان میں کرشن بھگوان کی تصویر ایسے بھیانک رنگ میں کھینچی گئی ہے۔ کہ شرافت اس پر ماتم کرتی ہے۔ اور کوئی انسان جس میں ذرا سی بھی عقل موجود ہے۔ ہرگز ہرگز اس کو کرشن بھگوان کی عزت نہیں مانتا۔ بلکہ ان کی ذلت و رسوائی تصور کرتا ہے۔ میں ایڈیٹر صاحب سے نہایت پریم سے پوچھتا ہوں۔ کہ مہاراج جب کہ آپکی کتابوں میں کرشن بھگوان کی ایسی تصویر کھینچی گئی ہے۔ جو کہ اخلاق سے گری ہوئی ہے۔ اور بخلاف اس کے حضرت امام جماعت احمدیہ نے ان کی وہ تصویر کھینچی ہے۔ جو کہ پرماتما کے پیارے اور اس کے پاک انسانوں کی ہوا کرتی ہے۔ تو پھر یہ فیصلہ میں آپ پر ہی چھوڑتا ہوں۔ کہ بتائیں کون گستاخ ہے۔ کیا وہ جو خدا کے پیاروں کی ہتک اور بے عزتی کرتا ہے۔ یا وہ جو انہیں پاکباز قرار دیتا ہے۔

حضرت کرشن بت پرست نہیں تھے

ایڈیٹر صاحب ویر بھارت نے یہ بھی لکھا ہے۔ کہ مرزا صاحب ہماری کتابوں سے بالکل ناواقف ہو کر لکھتے ہیں کہ رام اور کرشن نے بت پرستی نہیں کی۔ اگر کچھ جانتے تو یہ کبھی نہ لکھتے۔ حالانکہ رام چندر نے رامیشور میں لنگستھاپن کر کے اسکی پوجا کی۔ ایڈیٹر صاحب! اس مندر کو رام چندر نے نہیں بنایا تھا۔ بلکہ دکھشن کے رہنے والے ایک راجہ جس کا نام رام تھا۔ اس نے بنایا ہے اور اس میں اسی نے لنگ کو ستھاپن کیا تھا۔ مہاراجہ رام چندر تو سیتا کو فرماتے ہیں۔ کہ ہے سیتا تیرے ویوگ میں ہم دیاکل ہو کر گھومتے رہے۔ اس تھان پر ٹھہر کر ہم پرماتما کی پوجا کرتے رہے۔ جو کہ سب جگہ دیاپک ہے۔ اور اسی کی کرپا سے ہمیں وہ تمام سامان ملا تھا۔ کہ جس کی وجہ سے ہم نے سمندر پر پل باندھا۔ (لنکا کانڈ سرگ ۱۲۵ شلوک ۲۱)

اسی طرح کرشن جی نے بھی بت پرستی نہیں کی۔ وہ ایک پرماتما کو مانتے تھے۔ چنانچہ انہوں نے خود گیتا میں ارجن کو کہا کہ ہے ارجن ایک پرماتما کی پوجا کرو۔ دوسرا اس کے بغیر کوئی نہیں ہے۔

پس یہ بالکل غلط امر ہے۔ جو کرشن اور رام کی طرف منسوب کیا گیا ہے۔ کہ وہ مورتی پوجک تھے نہیں ہرگز نہیں وہ ایک پرماتما کے اپاسک تھے اور جو کچھ ان کی طرف منسوب کیا گیا ہے۔ یہ بعد کے لوگوں کی کارستانیاں ہیں۔ اور ان کی طرف ایسی باتیں منسوب کرنا یقیناً ان کی ہتک کرنی ہے۔

آخری گزارش

اب میں ایڈیٹر صاحب سے نہایت ادب کے ساتھ یہ عرض کرتا ہوں۔ کہ وہ شرافت اور تہذیب کا سبق پڑھیں۔ اور ہرگز کسی کے بزرگ اور پیشوا کے متعلق کوئی ایسا لفظ استعمال نہ کریں جس سے ان کے ماننے والوں کو دکھ ہو۔ اعتراضوں سے ہم ہرگز نہیں گھبراتے۔ بلکہ اگر کوئی محبت اور پریم سے پوچھے تو ہمارا دھرم ہے کہ ہم احسن طور پر اسکی شکائتوں کو دور کریں۔ اور اس طرح اگر آپ ہزار اعتراض بھی کریں۔ تو ہمیں خوشی ہوگی۔ لیکن اگر ویر بھارت کے ایڈیٹر کی یہی حالت رہی۔ جسکا اظہار انہوں نے ۱۵ اپریل کے پرچہ میں کیا ہے۔ تو ان کو پھر اس کا جواب سننے کے لئے بھی تیار رہنا چاہیئے۔

خاکسار مہاشہ محمد عمر

410

نظارتوں کے اعلانات

احباب و عہدہ داران جماعت مطلع رہیں

مجھے معلوم ہوا ہے۔ کہ بعض احباب بغیر منظوری نظارت بیت المال تعمیر مسجد یا مقامی احمدیہ جلسوں وغیرہ کی غرض سے جماعتوں میں دورہ کر کے یا بذریعہ خط و کتابت چندہ وصول کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ جو ہر لحاظ سے بے قاعدگی میں داخل ہے۔ اس لئے میں واضح طور پر بتا دینا چاہتا ہوں۔ کہ بغیر منظوری نظارت بیت المال ایسے اغراض و مقاصد کے لئے چندہ وصول کرنا یا دینا قطعاً ناجائز ہے۔ اگر کوئی صاحب بغیر تحریری اجازت نظارت بیت المال ایسے اغراض و مقاصد کے لئے چندہ طلب کرے۔ تو اسے ہرگز نہ دیا جائے۔ بلکہ ایسے شخص کی فوراً اطلاع دفتر ہذا میں بھجوائی جائے۔ نظارت بیت المال جس صاحب یا جماعت کو اس قسم کا چندہ وصول کرنے کی اجازت دیتی ہے۔ اس کے متعلق اخبار الفضل میں اعلان کر دیا جاتا ہے۔ اور ایک باقاعدہ چٹھی منظوری کی دفتر سے بھیجدی جاتی ہے۔ تا اسے دکھلا کر چندہ وصول کر سکے۔ اس کے برعکس جو بھی کارروائی ہو گی یا کی جائے۔ وہ خلاف قاعدہ ہو گی۔ ایسی کارروائی کرنے والا خواہ کیسا ہی ثقہ آدمی کیوں نہ ہو۔ اسے ہرگز چندہ نہ دیا جائے۔

(ناظر بیت المال۔ قادیان)

بغیر تفصیل موصولہ رقوم کے متعلق اعلان

9/34 ۲۹۔ مرسلہ احمد شفیع صاحب میانوالی ۱۱/۔۔۔
12/34 ۱۶۔ شیخ محمد ظفر صاحب کیمبلپور
11/34 ۲۵۔ میاں غلام رسول صاحب کھوڑ ۸/
12/34 ۲۸۔ مرزا احسان خان صاحب چک ۸۶ سرگودھا
1/35 ۱۲۔ سیکرٹری محمود آباد سٹیٹ سندھ عمر
1/35 ۲۴۔ جیناں بی بی مرسلہ سید غلام رسول صاحب سونگڑہ ۱۱/۳۵ ۶
〃 فضل بی بی 〃 〃
2/35 ۹۔ مستری رحیم اللہ صاحب قادیان للعہ
2/35 ۱۵ پراونشل انجمن بنگال
12/34 ۲۸۔ غلام محمد صاحب دھرم کوٹ بگہ
2/35 ۲۴۔ استانی عائشہ صاحبہ فیروزپور
3/35 ۳ ۔ ۵/۳۵ ۲۲ ۔ ۷/۳۵ ۲۲ ۔ ۷/۳۵ ۲۲
3/35 ۲۔ مرسلہ عبدالعزیز صاحب احمدآباد سٹیٹ سندھ
3/35 ۲۔ مولوی عبدالباقی صاحب بھاگلپور
3/35 ۷۔ ابراہیم صاحب بنگہ
3/35 ۱۹۔ مستری شریف احمد صاحب لاہور
6/35 ۲ ۔ ۷/۳۵ ۲۹

3/35 ۳۱۔ محمد عالم صاحب رتیرہ ڈیرہ غازیخان
4/35 ۱۴۔ چودھری شاہ دین صاحب چک ۲۳۲ لائل پور شرقاً اول
4/35 ۱۶۔ مرسلہ نواب دین صاحب چھٹہ گوجرانوالہ
4/35 ۱۹۔ عبدالعزیز صاحب مرسلہ ابراہیم صاحب عزیزپور ضلع سیالکوٹ
5/35 ۷۔ فیض احمد صاحب سرگودھا
6/35 ۴۔ عنایت اللہ صاحب سرائے نورنگ
6/35 ۱۰۔ جماعت احمدیہ چک لوہٹ لدھانہ
6/35 ۲۵۔ قاضی میاں محمد بخش صاحب جہلم مرسلہ شاہ عالم صاحب
6/35 ۲۶۔ مرسلہ محمد خان صاحب کھاریاں
6/35 ۲۹۔ مولوی عبدالمجید صاحب بھیروچیچی
〃 میاں عبدالغنی صاحب 〃
〃 مہر رحمت اللہ صاحب 〃
7/35 ۸۔ عبداللہ صاحب جوڑہ۔ گجرات
7/35 ۱۹۔ مرسلہ نواب خان صاحب چک ۷۱ جنوبی سرگودھا ۷/۳۵ ۳۱
7/35 ۲۳۔ مرسلہ بشیر احمد صاحب حافظ آباد
7/35 ۳۰۔ مولوی عبدالحق صاحب بدوملہی

8/35 ۶۔ بابو فضل کریم صاحب دارالسلام افریقہ
9/35 ۹۔ نذیر حسین صاحب نمبورہ سندھ
10/35 ۲۲۔ منشی محمد اسمٰعیل صاحب چک ۳۴ جنوبی۔ سرگودھا
10/35 ۲۸۔ مرسلہ غلام نبی صاحب نوشہرہ سیالکوٹ
11/35 ۵۔ فاطمہ بیگم صاحبہ قادیان
11/35 ۶۔ فضل الدین صاحب امرتسر مرسلہ سید بہاول شاہ صاحب
11/35 ۱۸۔ بشیر احمد صاحب حافظ آباد
〃 مرسلہ احمد الدین صاحب سیدوالہ
〃 〃 〃
〃 احمد الدین صاحب

11/35 ۱۸۔ مرسلہ احمد الدین صاحب سیدوالہ ۱۲/
〃 محمد رمضان صاحب ۱۲/
11/35 ۱۸۔ بابو گوہر علی صاحب پیراوور
12/35 ۳۔ ڈاکٹر عبدالمجید صاحب لائلپور
12/35 ۳۱۔ مرسلہ احمد الدین صاحب سید محمد رافعی صاحب بارہ موسئے گجرات
۱۰۔ مولوی غلام رسول صاحب خوشاب

نوٹ:۔ ان میں جو نمبر دیئے گئے ہیں وہ غلط ہیں۔ غالباً سرٹیفکیٹ کے نمبر دیئے گئے ہیں۔ نمبر وصیت بھی سرٹیفکیٹ میں درج ہوتا ہے۔ وہ درج کرنا چاہیئے۔

(سیکرٹری مقبرہ بہشتی قادیان)

دارالصناعۃ قادیان میں صنعت چرمی کا انتظام

دارالصناعۃ جس کا افتتاح حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے ۲ مارچ ۱۹۳۶ء کو کیا۔ اس میں دو صنعتوں کا افتتاح کیا گیا تھا۔ یعنی صنعت آہنی اور صنعت چوبی کا۔ لیکن اب خدا کے فضل سے صنعت چرمی کا بھی انتظام ہو گیا ہے۔ اور انشاء اللہ بہت جلد بوٹ سازی کا کام شروع کر دیا جائیگا۔ جس میں انشاء اللہ فی الحال ۷ طلباء کو داخل کیا جا سکیگا۔ اور ان کے جملہ اخراجات رہائش اور خوراک کا ذمہ وار دفتر تحریک جدید ہو گا۔ لہذا جو دوست اپنے بچوں کو یہ صنعت سکھانا چاہیں۔ وہ بہت جلد اپنی اپنی درخواستیں ارسال فرمائیں۔ در انتخاب میں یتامیٰ اور غریب اور بیکار بچوں کو ترجیح دی جائیگی ہر درخواست کے ساتھ بچے کی اخلاقی حالت کے متعلق تحریری رپورٹ پریذیڈنٹ جماعت کی طرف سے آنی ضروری ہے۔ دوست بہت جلد اپنی اپنی درخواستیں بھجوا دیں۔ (انچارج تحریک جدید قادیان)

بورڈنگ تحریک جدید اور نیا تعلیمی سال

احباب جماعت پر یہ امر اچھی طرح سے واضح ہے۔ کہ بورڈنگ تحریک جدید کا انتظام حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی ہدایات اور نگرانی کے ماتحت ہوتا ہے۔ اور خدا کے فضل سے پہلے ہی سال بورڈروں کی تعداد ستر سے زائد ہو گئی ہے۔ نئے تعلیمی سال میں متعدد حضرات کی طرف سے اپنے بچوں کو بورڈنگ تحریک جدید میں داخل کرانے کی اطلاعات موصول ہو چکی ہیں۔ انشاء اللہ ہفتہ عشرہ تک پراسپکٹس چھپ جائیگا۔ اور مشاورت پر آنے والے دوستوں کے ذریعہ یا بذریعہ ڈاک مطالبہ کرنے پر ارسال ہو گا۔ لہذا دوستوں کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ وہ بہت جلد اپنے بچوں کو بورڈنگ تحریک جدید میں داخل کریں۔ چوتھی جماعت کے طالبعلم سے لیکر دسویں جماعت کے طالبعلم تک کو بورڈنگ میں داخل کیا جا سکیگا۔ صرف مندرجہ ذیل تین شرائط کی پابندی لازمی ہے۔

۱۔ بچے کے ماہواری اخراجات ماہ بماہ ادا کئے جائیں۔ (۲) بچے کی تربیت کے معاملہ میں والدین کو یہ حق نہ ہو گا۔ کہ وہ سپرنٹنڈنٹ بورڈنگ تحریک جدید سے کسی معاملہ میں خط و کتابت کریں۔ ان کی اس معاملہ میں دفتر تحریک جدید سے یا حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز سے خط و کتابت ہو سکتی ہے۔ (۳) اگر کسی موقعہ پر بچے کے واسطے کوئی تعزیر مقرر کیجائیگی۔ اسے عموماً بورڈران تحریک جدید بخوشی منظور کرنی ہو گی۔

ہندوستان کے طول و عرض میں یوم التبلیغ کس طرح منایا گیا

امراؤتی کیمپ

۲۹ مارچ۔ یوم التبلیغ کے موقعہ پر خاکسار اور مولوی مبارک علی صاحب نے امراؤتی کیمپ کے ہندوؤں کے ایک محلہ میں پچاس کے قریب افراد کو بت پرستی کے ترک کرنے کی نصیحت کی۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھا اثر ہوا۔ خاکسار:۔ صالح محمد مولوی فاضل

انبالہ شہر

۲۹ مارچ۔ تمام احمدی اصحاب مسجد احمدیہ سے بعد دعا مختلف گروپس کی صورت میں اپنے اپنے حلقوں میں تبلیغ کے لئے روانہ ہوئے۔ تین صد ٹریکٹ اور چند نسخے اسلامی اصول کی فلاسفی کے تقسیم کئے گئے۔

خاکسار:۔ محمد بخش

سیدوالہ ضلع شیخوپورہ

۲۹ مارچ۔ جماعت احمدیہ سیدوالہ نے سارا دن فریضہ تبلیغ میں صرف کیا۔ ۱۴۰ عدد ٹریکٹ مختلف دیہات میں تقسیم کئے۔ قصبہ فرید آباد کے شرفا نے پرتپاک خیر مقدم کیا۔ اور نہایت سنجیدگی سے ہماری باتوں کو سنا۔

خاکسار:۔ نور محمد

میانوالی خانانوالی

۲۹ مارچ کو اردگرد کے دیہات میں تبلیغ کی گئی۔ سکھ ہندو صاحبان محبت سے ہماری باتیں سنتے رہے۔ خاکسار:۔ رحمت خان

بنوں

۲۹ مارچ یوم التبلیغ کے موقعہ پر جماعت احمدیہ بنوں نے ہندوؤں اور عیسائیوں کو تبلیغ کی۔ خاکسار:۔ ظہور الحسن

سرائے نورنگ

۲۹ مارچ۔ یوم التبلیغ کے موقعہ پر جماعت احمدیہ سرائے نورنگ نے غیر مسلموں میں تبلیغ کی ایک گروپ نے مقامی ہندوؤں اور سکھوں کو تبلیغ کی۔ دوسرے گروپ نے لکی اور مروت کے غیر مسلموں کو تبلیغ کی۔ جماعت نے صبح سے شام تک تبلیغ کی۔ لکی کے ایک آریہ کمپونڈر نے اسلام کے متعلق نہایت بے ہودہ اور ناشائستہ

الفاظ استعمال کئے۔ خاکسار باوجود اس کی اشتعال انگیزی کے تبلیغ کرتا رہا۔ اور آخر میں اسے اس کی غلطی کی طرف توجہ دلائی گئی جس کا اس نے اعتراف کرتے ہوئے معافی طلب کی۔ ایک ہندو حکیم کو وید کے محرف اور غیر مکمل ہونے کے متعلق معلومات بہم پہنچائی گئیں

خاکسار:۔ صاحبزادہ محمد طیب احمدی

وانا

یوم التبلیغ کے موقعہ پر میں نے اور بابو غلام محمد صاحب نے ہندوؤں۔ عیسائیوں اور اچھوت اقوام کو اسلامی تعلیم اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیشگوئیوں سے آگاہ کیا۔ خاکسار:۔ ملک محمد رمضان

آگرہ

۲۹ مارچ۔ جماعت احمدیہ آگرہ کے تین گروپس بنائے گئے۔ اور غیر مسلم طبقہ ہندو عیسائی اور اچھوت اقوام میں تبلیغ کی گئی مولوی احمد خان صاحب مبلغ نے ایک پادری سے دو گھنٹہ گفتگو کی۔ ایک سابق ممبر اسمبلی کو بھی تبلیغ کی گئی۔ موضع بدھوری گڑھی کے اچھوتوں کو بھی وہاں جا کر تبلیغ کی گئی۔

خاکسار:۔ گلزار محمد

سامانہ

۲۹ مارچ۔ جماعت احمدیہ سامانہ نے فرداً فرداً تبلیغ کی۔ بعض احباب پر مشتمل ایک جلوس بھی نکالا گیا۔ جو بازاروں میں ہر نصف فرلانگ پر ٹھہر جاتا اور خاکسار کسی اونچے مقام پر کھڑا ہو کر تقریباً بیس منٹ تقریر کرتا۔ اور اسلام کے فضائل بیان کرتا۔ علاوہ ازیں سلسلہ کے متعلق نظمیں بھی پڑھی گئیں۔ ۱۲۰ کے قریب ٹریکٹ بھی تقسیم کئے گئے۔ خاکسار:۔ جمیل الرحمن

علی پور شمس آباد

۲۹ مارچ۔ جماعت احمدیہ علی پور شمس آباد مختلف وفود کی صورت میں اردگرد کے دیہات میں تبلیغ کے لئے گئی۔ ہندوؤں اور عیسائی دوستوں کو تبلیغ کی گئی اور ٹریکٹ تقسیم کئے گئے لجنہ اماء اللہ کی ممبرات نے دیہات کی غیر مسلم

مستورات کو تبلیغ کی۔ ایک دیو سماجی سے ہستی باری تعالیٰ کے متعلق گفتگو ہوئی۔ خاکسار:۔ احمد علی

جہلیانوالہ

۲۹ مارچ۔ خاکسار اور پیراں دتا صاحب موضع جہلیانوالہ گئے اور عیسائیوں کو تبلیغ کی وہاں سے موضع جہلن گئے۔ اور سکھوں اور عیسائیوں کو تبلیغ کی۔ میاں پیر محمد صاحب اور شہزادہ رانجھا نے ہندو اور عیسائی دوستوں کو تبلیغ کی۔

خاکسار:۔ حکیم محمد اسمٰعیل

بھاگی ننگل و سیکھواں

۲۹ مارچ۔ زیر قیادت مرزا محمد شفیع صاحب ایک وفد موضع بھاگی ننگل گیا۔ ماسٹر عبد الرحمن صاحب بی اے نے گوردوارہ میں سکھوں کو تبلیغ کی۔ گرنتھی صاحب نے چند سوالات کئے۔ جن کے جواب ماسٹر صاحب نے دیئے۔ اس کے بعد سیکھواں گئے۔ جہاں میاں امام الدین صاحب و میاں خیر الدین صاحب نے پہلے سے غیر مسلم احباب کو ایک چبوترہ پر بٹھایا ہوا تھا اسی وقت ایک جلسہ منعقد کیا گیا۔ جس میں ماسٹر عبد الرحمن صاحب۔ شیخ یوسف علی صاحب اور خاکسار نے تقریریں کیں۔ آخر میں مولوی قمر الدین صاحب نے بھی ایک مختصر سی تقریر کی۔

خاکسار:۔ اللہ دتا

بین پوری

۲۹ مارچ۔ جماعت احمدیہ بین پوری کے احباب اور مولوی ظل الرحمن صاحب بنگالی تعلیم یافتہ اور علم دوست ہندو صاحبان کے پاس گئے۔ مولوی صاحب نے کلکی اوتار اور مسیح و مہدی کی آمد کی پیشگوئی ایک وجود میں پوری ہونے کی خوشخبری لوگوں کو سنائی۔

خاکسار:۔ محمد ظہیر الدین

سٹروعہ

۲۹ مارچ۔ مقامی جماعت نے غیر مسلم اصحاب میں تبلیغ کی اور ۴۰۰ ٹریکٹ تقسیم کئے۔ اردگرد کے دیہات میں احباب کے دس وفود بھیجے گئے اور قریباً ۸۰۰ غیر مسلم احباب کو تبلیغ کی گئی خاکسار نے دو سکھ پردیسیوں کو جو اتفاق سے یہاں آئے ہوئے تھے۔ تبلیغ کی اور ٹریکٹ دیئے۔ جو انہوں نے شکریہ کے ساتھ قبول کئے خاکسار:۔ عدالت خان

نوشہرہ چھاؤنی

۲۹ مارچ۔ جماعت احمدیہ نوشہرہ نے غیر مسلم پبلک میں تبلیغ کی۔ ۱۰۰ ٹریکٹ "ایشوری گیان قرآن" تقسیم کئے۔ سیر قادیان۔ خلیفہ قادیان اور اس کے علاوہ کئی ایک چھوٹے چھوٹے رسالے بھی تقسیم کئے۔ ٹریکٹ "وہی ہمارا کرشن" بہت پسند کیا گیا۔ خاکسار:۔ محمد عبد اللہ

بھینی شرق پور

۲۹ مارچ۔ تمام احمدی دوستوں نے سکھوں اور ہندوؤں میں تبلیغ کی۔ موضع موہلوانی کے ہندوؤں کو بھی تبلیغ کی گئی۔ اور ان کو بتایا گیا۔ کہ عالمگیر مذہب اسلام ہی ہے اس کے علاوہ انہیں بتایا گیا کہ قرآن ایسی کتاب ہے جس پر ہر انسان عمل کر سکتا ہے۔ خاکسار:۔ محمد انور

فیض اللہ چک

۲۹ مارچ۔ احمدی احباب نے تین دیہات کے لوگوں کو پیغام حق پہنچایا۔ ماسٹر غلام محمد صاحب نے وہارلوال میں تبلیغ کی۔ ٹریکٹ "وہی ہمارا کرشن" تقسیم کیا گیا۔ خاکسار:۔ محمد علی

لکھنؤ

۲۹ مارچ۔ جماعت کے احباب نے ہندوؤں سکھوں اور عیسائیوں کو تبلیغ کی۔ نہایت شریفانہ طریق کے ساتھ لوگ پیش آئے۔ ایک ہندو ڈاکٹر صاحب کو جو اپنے دل میں تلاش حق کی تڑپ رکھتے ہیں تبلیغ کی گئی۔ اور اسلامی تعلیم سے انہیں آگاہ کیا گیا۔ اچھوت اقوام میں بھی بعض دوستوں نے تبلیغ کی۔ ٹریکٹ اور رسائل بھی تقسیم کئے گئے۔ (سکرٹری تبلیغ)

ٹھہ رانجھا ضلع شاہ پور

۲۹ مارچ۔ جماعت احمدیہ ٹھہ رانجھا نے صبح آٹھ بجے سے بارہ بجے تک پبلک جلسہ کیا جس میں مولوی رفیع الدین صاحب۔ ڈاکٹر بشیر الدین صاحب اور خاکسار نے ہندو اور سکھ مذہب کے متعلق تقریریں کیں۔ بعد ازاں غیر مسلم طبقہ میں شام تک فرداً فرداً تبلیغ کی گئی

خاکسار:۔ مہدی شاہ

لاہور

۲۹ مارچ۔ جماعت احمدیہ لاہور نے یوم التبلیغ احسن طور پر منایا۔ بعض احباب نے وفود کی صورت میں تبلیغ کی۔ چند دوستوں نے گھر بلا بلا کر غیر مسلم اصحاب کو تبلیغ کی لٹریچر کافی تعداد میں تقسیم کیا گیا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب پیغام صلح کے انگریزی ترجمہ کے چند نسخے بھی تقسیم کئے گئے۔ خاکسار:۔ عبد الکریم

اچھوتوں سے ہندوؤں اور سکھوں کا ناروا سلوک

شری مان طوطا سنگھ جی آل انڈیا آد دھرم منڈل صدر لائل پور نے اپنے اچھوت بھائیوں کے نام مندرجہ ذیل پیغام دیا ہے۔

بھائیو! اچھوت اقوام کی پستی کسی سے پوشیدہ یا مخفی نہیں ہے۔ ہمارے ساتھ حیوانوں سے بھی بدتر سلوک کیا جاتا ہے۔ اور ہندو سکھ ہمیں نفرت و حقارت کی نظر سے دیکھتے ہیں اور ذلیل ترین انسان تصور کرتے ہیں۔ مگر بعض شاطرانہ چالوں سے ہمارے حقوق پر ڈاکہ ڈالنے اور اپنا الو سیدھا کرنے کی غرض سے ہمیں ہندوؤں کی جاگیر خیال کیا جاتا ہے۔ اور آئے دن ہم پر طرح طرح کے مظالم کئے جاتے ہیں۔ مسلمان بھائی ہمارے ساتھ ہر قسم کی ہمدردی اور سلوک روا رکھنے کے علاوہ مساوات کا عملی ثبوت پیش کرتے ہیں۔ مگر ہمارے تنگ خیال ہندو بھائیوں کی ذہنیت کچھ ایسی ہو گئی ہے۔ کہ وہ خواہ زبان سے کچھ ہی کہیں۔ مگر ان کے دل اچھوت اقوام کے لئے کبھی بھی صاف نہیں ہو سکتے۔ ہندو سکھ سبھاؤں کے علاوہ یہ لوگ کسی سرکاری میٹنگ میں بھی ہمارا داخل ہونا گوارا نہیں کر سکتے۔ چنانچہ مورخہ ۲۴ مارچ ۱۹۳۶ء کی شام کو سول ہسپتال لائل پور میں ایک پارٹی کی تقریب تھی۔ میں بھی اتفاقاً شامل ہو گیا۔ مگر میری شمولیت ہندو اور سکھ افراد کے لئے جو وہاں موجود تھے سخت تکلیف دہ اور بھرشٹ کرنے والی ثابت ہوئی۔ اور مجھے اس دعوت سے فوراً نکل جانے کا حکم دیا گیا۔ اور کہا گیا کہ ہم لوگ اب چائے پینے میں مشغول ہونگے اس لئے تمہارا ہمارے سامنے ہو کر بیٹھے رہنا ٹھیک نہیں ہے۔ اس عتاب نامہ کے سنتے ہی میں شکستہ و آزردہ حیران اور پریشان سا ہو کر نہایت شرمساری کی حالت میں وہاں سے نکل کر باہر آ کر بیٹھ گیا۔ اور اپنی قومی پستی اور بدحالی پر بہت دیر تک بیٹھا روتا رہا۔ اور آخر اپنے دل کا غبار نکال بیٹھنے کے بعد نہایت مایوسی خواری اور رسوائی کی حالت میں وہاں سے اٹھ کر چلا آیا۔

لہٰذا میں ان حالات و واقعات کے پیش نظر جو مجھے پیش آئے ہیں۔ یہ اعلان اور اپنے اچھوت بھائیوں سے اپیل کرتا ہوں۔ کہ وہ اپنی قوم کی خواری کو مدنظر رکھتے ہوئے ایسی پارٹیوں میں شامل نہ ہوا کریں۔ تاکہ اپنا رہا سہا وقار بھی نہ کھو بیٹھیں۔

اچھوتوں کو گھی استعمال کرنے کی اجازت نہیں

اجمیر ۱۳ مارچ۔ موضع چکواڑہ سے جو کہ ریاست جے پور کی تحصیل محمد آباد میں واقع ہے ہریجنوں پر ہندوؤں کے مظالم کی اطلاع موصول ہوئی ہے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ کچھ ہریجن جبکہ گنگا کی یاترا کی خوشی میں اپنی برادری کی دعوت کے لئے کھانا بنانے میں مصروف تھے تقریباً سو ڈیڑھ سو ہندوؤں کی پارٹی جو کہ لاٹھیوں سے مسلح تھیں وہاں پہنچ گئی اور انہوں نے گھی کے استعمال پر اعتراض کیا۔ ہریجنوں نے کہا۔ کہ یہ کھانا ایک پوتر موقع کے لئے بنایا جا رہا ہے۔ اور ہم نے گھی کے استعمال کے لئے حکام سے اجازت لے لی ہے۔ آپ لوگوں کو اس پر کوئی اعتراض نہیں ہونا چاہیئے۔ لیکن اعلیٰ ذات کے ہندوؤں نے ان کی ایک نہ سنی اور کھانے کو جبراً اپنے قبضہ میں لے لیا اور ہریجنوں پر حملہ کر دیا۔ ہریجنوں کو مجبوراً دعوت کا خیال ترک کر دینا پڑا۔ ہزاروں ہریجن جو کہ طویل فاصلے طے کر کے دعوت میں شریک ہونے کے لئے آئے مایوسی کے ساتھ واپس چلے گئے۔ پولیس کو اس واقعہ کی اطلاع دے دی گئی ہے۔ راجپوتانہ سیوک سنگھ کا صوبجاتی بورڈ اس کے متعلق تحقیقات کر رہا ہے تحقیقات ختم ہو جانے کے بعد وہ کل واقعات کو پبلک کے روبرو پیش کریگا۔

اس واقعہ سے دلت ایسوسی ایشن اجمیر کے ارکان میں بڑی ناراضگی پھیل گئی ہے ایسوسی ایشن نے بہت سے اشتہارات شائع کرائے ہیں۔ جن میں ہریجنوں کو مشورہ دیا گیا ہے کہ وہ ہندو مذہب کو خیرباد کہہ کر دوسرا مذہب اختیار کریں۔

قیمتوں میں کمی

فہرست کتب بکڈپو تالیف و اشاعت قادیان

قیمتوں میں کمی

بکڈپو تالیف و اشاعت قادیان نے پہلے ہی اپنی کتابوں کی قیمتیں واجبی رکھی ہوئی تھیں۔ مگر اب تو سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد کے ماتحت بعض کی قیمت میں اور بھی کمی کر دی ہے۔ تاکہ دوست انہیں آسانی کے ساتھ خرید سکیں۔ فہرست ملاحظہ فرمایئے۔ اور زیادہ سے زیادہ تعداد میں منگوایئے

تصانیف حضرت مسیح موعود علیہ السلام

نام کتاب	قیمت
سرمہ چشم آریہ	عہ آر
فتح اسلام	۴/
توضیح مرام	۳/
ازالہ اوہام	عہ
شحنۂ حق	۸/
آئینہ کمالات اسلام	عل
آسمانی فیصلہ	۳/
کشتی نوح	۱۰/ و ۳/
برکات الدعا	۳/
سچائی کا اظہار	۱/
شہادت القرآن	۱۰/
نور الحق ہر دو حصہ	۱۴/
انوار الاسلام	۴/
منن الرحمن	۷/
ضیاء الحق	۲/
نور القرآن ہر دو حصہ	۸/
انجام آتھم	عہ آر
تحفہ گولڑویہ	عہ
کتاب البریۃ	عہ
تحفہ قیصریہ	۳/
سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب	۳/
راز حقیقت	۲/
ایام الصلح فارسی	۸/
ستارہ قیصریہ	۱/
تحفہ غزنویہ	۴/
لجۃ النور	۶/
اربعین کامل	۱۲/
خطبہ الہامیہ	عہ
دافع البلاء	۲/
نزول المسیح	۱۲/
تحفہ ندوہ	شر
مسیح ہندوستان میں	۶/
نشان آسمانی	۳/
اعجاز احمدی	۶/
ریویو بر مباحثہ بٹالوی چکڑالوی	۰/
سناتن دھرم	۱/
تذکرۃ الشہادتین	۹/
لیکچر سیالکوٹ	۴/
قادیان کے آریہ اور ہم	۲/
چشمہ معرفت	
حقیقۃ الوحی مجلد	ہیے ۸/
پرانی تحریریں	۳/
تقریر جلسہ دعا	۳/
تقریریں	۳/
درثمین فارسی	۴/ و ۳/
مجموعہ اشتہارات چھ حصے	عشر
فریاد درد	۶/

تصانیف حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ

نام کتاب	قیمت
ابطال الوہیت مسیح	۳
فصل الخطاب	عل
تصدیق براہین احمدیہ	عہ

تقاریر و تصانیف حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

نام کتاب	قیمت
منصب خلافت	۱/
حق الیقین بجواب ہفوات المسلمین	۱۲/
احمدیت یعنی حقیقی اسلام	۹/ و ۱۱/
منہاج الطالبین	۱۰/
لیکچر شملہ	۳/
ملائکۃ اللہ	۷/
نجات	۹/
تحفۃ الملوک	۱۲/

نام کتاب	قیمت
ترک موالات	۸/
دعوۃ الامیر اردو	۹/ و ۱۱/
〃 〃 فارسی	عل
ہستی باری تعالیٰ	عہ
نماز انگریزی	۸/
حضرت مسیح موعود کے کارنامے	۶/
تبصرہ نہرو رپورٹ	۶/
〃 〃 انگریزی	۸/
تقریر دلپذیر	۴/
سیاسی مسئلہ کا حل اردو	عہ
〃 〃 〃 انگریزی	عل

تصانیف حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے

نام کتاب	قیمت
سیرت خاتم النبیین حصہ اول	عہ
〃 〃 〃 دوم	عل
سیرت المہدی حصہ اول	۱۲/
〃 〃 〃 دوم	عہ
ہمارا خدا	عہ
اسلام اور غلامی (انگریزی)	۵/

متفرق کتب

نام کتاب	قیمت
ہمارا مذہب	۸/ و ۱۲/
چشمۂ عرفان	عہ
برق احمدیت	۱۰/
اسمہٗ احمد ہر دو حصہ	۴/
تائید نشان آسمانی	۱/
اچھوتوں کی درد بھری کہانیاں	۳/
اچھوتوں کی حالت زار	۳/
وید شاستر اور اچھوت ادھار	۳/

نوٹ:- انکے علاوہ سلسلہ احمدیہ کے متعلق ہر قسم کی کتابیں ہمارے ہاں موجود ہیں۔ احباب اپنے اس قومی سرمایہ سے قائم شدہ بکڈپو میں تشریف لائیں اور خریدیں۔ اور جو مجلس مشاورت پر نہ آسکیں۔ وہ آنیوالوں کے ذریعہ منگالیں۔ [illegible]

خاکسار فضل حسین مینجر بکڈپو تالیف و اشاعت قادیان ضلع گورداسپور (پنجاب)

الحمد للہ کتاب
محامد خاتم النبیین
شائع ہو گئی ہے

جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کی عظمت وشان کے بارہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تحریرات کا ۳۸۸ صفحات کا مجموعہ ہے۔ یہ کتاب ڈمئی کاغذ پر بہترین لکھائی اور چھپائی کے ساتھ عام کتابی سائز یعنی $\frac{20\times 26}{8}$ سائز پر شائع ہوئی ہے قیمت بے جلد صرف ایک روپیہ۔ جلد کی قیمت مطابق قسم جلد ۴ر، ۶ر، اور ۸ر ؂

اس کے علاوہ اس وقت رسالہ درود شریف جو ۴۴ صفحات پر مشتمل ہے۔ رعایتی طور پر صرف ۱ر کو اور

رسالہ تبدیلیٔ عقائد مولوی محمد علی صاحب مع جواب الجواب مکمل جو ۲۴ صفحات کا ہے۔ صرف ۵ر کو اور مجلد ۶ر کو

نیلز نقشہ آبادی قادیان کاغذ قسم اعلےٰ ۱۲ر قسم دوم ۸ر اور قسم سوم ۶ر کو

ایشیائی کتب خانہ۔ کتاب گھر۔ احمدیہ بک ڈپو اور دیگر تمام تاجران کتب قادیان سے مل سکتا ہے ؂

محمد احمد و عبدالکریم پسران مولوی محمد اسمٰعیل صاحب

(قادیان)

پانچ ہیڈ ماسٹر صاحبان کا متفقہ فیصلہ

مکرمی مولوی محمد شریف صاحب مولوی فاضل نے اسلام کی پہلی دوسری۔ تیسری۔ چوتھی کتاب لکھکر اس ضرورت کو پورا کر دیا ہے۔ جس کا مدت سے احساس تھا۔ چنانچہ مولانا شیر علی صاحب سابق ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول حال ناظر تالیف وتصنیف فرماتے ہیں۔ کہ یہ سلسلہ بچوں کی دینی اور مذہبی واقفیت کے لئے بہت مفید ہے ؂

اور حضرت ڈاکٹر مفتی محمد صادق صاحب سابق ہیڈ ماسٹر ٹی۔ آئی ہائی سکول قادیان حال پرائیویٹ سیکرٹری حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ نے رائے دی ہے۔ کہ اس کے مضامین بچوں کے لئے بہت مفید اور ضروری وقابل قدر ہیں۔ اسلامی سکولوں میں [illegible] کی کوشش کی جائے۔

جناب شیخ عبدالرحمان صاحب مصری مولوی فاضل بی۔ اے ہیڈ ماسٹر مدرسہ احمدیہ کہتے ہیں۔ کہ نہ صرف بچوں کے لئے بلکہ بڑوں کے لئے بھی مفید ہے۔ خود بھی پڑھیں اور بچوں کو بھی پڑھائیں ؂

جناب چودھری غلام محمد صاحب بی۔ اے (علیگ) ہیڈ ماسٹر نصرت گرلز ہائی سکول قادیان فرماتے ہیں۔ کہ میرے خیال میں مسلمان عورتوں کے لئے یہ بہت مفید ہیں۔

جناب حافظ غلام محمد صاحب بی۔ اے سابق ہیڈ ماسٹر نصرت گرلز ہائی سکول قادیان حال انچارج دینیات ٹی۔ آئی ہائی سکول قادیان رقمطراز ہیں۔ کہ نہایت مفید ذخیرہ معلومات ہے تمام لوگ اس سے استفادہ کریں ؂

ان پانچوں تجربہ کار فضلاء کی آراء کے احترام میں ہر ایک بچے دار کے لئے ضروری ہے کہ وہ یہ کتابیں جو منظور شدہ نظارت تالیف وتصنیف ہیں۔ منگوا کر خود فائدہ اٹھائیں۔ اور اپنے بچوں کو پڑھائیں۔ قیمت فی سٹ چودہ آنے۔ محصولڈاک علاوہ ؂

ملنے کا پتہ۔ **محمد عنایت اللہ تاجر کتب قادیان ضلع گورداسپور پنجاب**

دوکان سُرمہ ممیرا

اصلی ممیرا اور ممیرے کا سُرمہ ؂ مصدقہ حضرت مسیح موعودؑ و حکیم نورالدین صاحب رضی اللہ عنہ

عرصہ تیس سال سے یہ سرمہ تیار ہوتا ہے۔ آنکھوں کا ابتدائی موتیابند جالا۔ پھولا۔ پڑبال آنکھوں سے پانی کا جاری رہنا۔ نظر کی کمزوری غرض تمام امراض چشم کے لئے اکسیر ثابت ہوا ہے۔ اس کے باقاعدہ استعمال سے نظر بڑھ جاتی ہے۔ کئی دوستوں کی عینکیں جنہوں نے اس سرمہ کا استعمال کیا اتر گئی ہیں۔ جو بغیر عینک استعمال کرنیکے لکھ پڑھ سکتے ہیں۔ چند شہادتیں نمونہ کے طور پر درج ذیل ہیں۔ ایسی کثرت سے شہادتیں موجود ہیں۔ جن کا یہاں درج کرنا محال ہے۔ (۱) جناب ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب قادیان اس سرمہ کے استعمال سے نظر تیز ہو جاتی ہے۔ (۲) جناب مفتی فضل الرحمٰن صاحب طبیب قادیان۔ یہ سرمہ نہایت مفید ہے۔ نظر تیز کرتا ہے اور مقوی بصر ہے۔ میں نے آزمایا ہے۔ (۳) جناب چودھری فتح محمد صاحب ناظر اعلےٰ قادیان۔ اس سرمہ سے نظر تیز ہوتی ہے۔ پہلے میں بندوق کا نشانہ نہیں دیکھ سکتا تھا۔ اب دُور سے دیکھ سکتا ہوں (۴) جناب میر محمد اسحٰق صاحب قادیان۔ آپ بھی سرمہ کی خوبیوں کے قائل ہیں۔ **ترکیب استعمال**۔ صبح شام دو۔ دو سلائیاں آنکھوں میں ڈالی جائیں۔ قیمت سرمہ قسم خاص پانچ روپے فی تولہ قسم اول عہ فی تولہ قیمت سرمہ درجہ اول سیاہ ایک روپیہ فی تولہ۔ قیمت ممیرا خالص عللہ دس روپے فی تولہ **ست سلاجیت** مقوی دل ودماغ معدہ اور مقوی اعصاب ہے۔ درد مفاصل۔ درد اعضاء سیلان منی زردی رنگ۔ تنگی تنفس ضعف خون ہے۔ جذام۔ سل۔ دق کے لئے اکسیر ہے خاص کر بوڑھوں اور بیماروں کے لئے مفید ثابت ہوئی ہے۔ **ترکیب استعمال** دانہ نخود کے برابر رات سوتے وقت گرم دودھ یا گرم پانی یا گرم چائے سے استعمال کی جائے۔ قیمت فی تولہ اول عہ دوم ۱۲ر سوم ۸ر

المعلن:۔ احمد نور کابلی دوکان سرمہ ممیرا قادیان۔ پنجاب

ایک باموقع مکان
برائے فروخت

محلہ دارالرحمت میں ایک عمدہ موقعہ پر ایک پختہ مکان جو برلب سڑک واقع ہے۔ اور جس کا رقبہ قریباً دو کنال ہے۔ فروخت ہو رہا ہے۔ خواہشمند احباب مندرجہ ذیل پتہ پر خط وکتابت کریں ؂

ک معرفت شیخ غلام حسن
کلرک پراویڈنٹ فنڈ۔ قادیان

گورنمنٹ آف انڈیا سے رجسٹری شدہ

اردو شارٹ ہینڈ

صرف دس آسان سبق۔ پراسپکٹس ونمونہ سبق مفت ؂

اردو شارٹ ہینڈ ٹریننگ کالج بٹالہ پنجاب

۳/۲

ساڑھے تین آنہ گز فینسی ریشمی کپڑا برائے قمیض جمپر عرض ۱۲ گرہ ۱۰۰ گز کا تھان ہوتا ہے۔ نمونے کا تھان ۹ گز والا اس شرط پر ہر شخص منگا سکتا ہے کہ تھان ملنے پر کم از کم پانچ دکانداروں کو دکھلاویں کہ یہ کپڑا $1\frac{1}{2}$ ۲ گز منگایا ہے تاکہ وہ دیکھ کر ۱۰۰ گز کے تھان کا آرڈر ہمیں دیں ۹ گز پر محصولڈاک علیحدہ خرچ ہونگے ۱۰۰ گز کے تھان پر محصولڈاک معاف ہوگا۔ المشتہر مینیجر بمبئی فینسی سٹور ۹۲ ع لودیانہ (پنجاب)

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

نئی دہلی ۶ اپریل۔ یونائیٹڈ پریس کو معلوم ہوا ہے کہ لارڈ لنلتھگو نئے وائسرائے ہند ۱۸ اپریل شام کے وقت وائسرائے ہاؤس میں حلف وفاداری اٹھانے کے بعد ایک تقریر کریں گے جو براڈ کاسٹ کی جائیگی۔ اس بات کے انتظامات کئے جا رہے ہیں کہ وائسرائے کی اس تقریر کو نہ صرف نئی اور پرانی دہلی میں بلکہ ہندوستان کے طول و عرض میں بھی سنی جاسکے۔

کوئٹہ ۶ اپریل۔ اطلاع موصول ہوئی ہے کہ لورالائی میں ایک نوجوان ... یوروپین لڑکے کو گولی کا نشانہ بنا ڈالا اور خود مسجد میں جا کر چھپ گیا۔ جب پولیس نے مسجد کے باہر پہنچ کر اسے طلب کیا تو اس نے باہر نکلنے سے انکار کر دیا۔ آخر پولیس نے اسے گولی سے اڑا دیا۔ ابھی تک یہ معلوم نہیں ہوا کہ اسے یوروپین لڑکے کو گولی مار دینے پر کس بات نے آمادہ کیا۔ مزید اطلاع مظہر ہے۔ کہ ایک اور شخص نے لورالائی بازار میں تین آدمیوں کو چاقو سے مجروح کر دیا۔ مجروحین کو ہسپتال پہنچا دیا گیا ہے۔

الہ آباد ۶ اپریل۔ یونائیٹڈ پریس کو معتبر ذریعہ سے معلوم ہوا ہے کہ حکومت ہند نے قطعی طور پر فیصلہ کر لیا ہے۔ کہ جونہی مسٹر سوبھاش چندر بوس ۸ اپریل کو ساحل بمبئی پر قدم رکھیں۔ انہیں گرفتار کر لیا جائے۔ ابھی تک یہ معلوم نہیں ہوا۔ کہ آپ کو گرفتار کر کے کہاں بھیجا جائے گا۔

لاہور ۶ اپریل۔ آل انڈیا مسلم لیگ کے آئندہ اجلاس کے سلسلہ میں جو بمبئی میں منعقد ہو رہا ہے۔ پنجاب کے مندوبین جن میں نواب احمد یار خان صاحب دولتانہ اور نوابزادہ خورشید علی خان بھی شامل ہیں۔ سہ شنبہ کی شب کو بمبئی جا رہے ہیں۔

پیرس ۶ اپریل۔ معلوم ہوا ہے کہ برطانیہ فرانس اور بیلجیم کے فوجی عملہ کے نمائندوں کے مابین چہار شنبہ کو لندن میں گفت و شنید شروع ہو جائے گی۔ موسیو فلینڈن وزیر خارجہ فرانس کل دن بھر فوجی ماہرین کے ساتھ مشاورت میں مصروف رہے۔ اور جرمنی کی تجویز کا قطعی اور فیصلہ کن جواب بھیجنے کے متعلق گفتگو ہوتی رہی۔ خیال کیا جاتا ہے کہ فرانس کا میمورنڈم غیر مصالحانہ نہیں ہوگا۔

اسمارہ ۶ اپریل۔ موثق ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ قورام پر اطالویوں کا مکمل قبضہ ہو چکا ہے اور اب اطالوی افواج نے شاہ نجاشی کی باقی ماندہ منتشر فوج پر عرصہ حیات تنگ کر رکھا ہے۔ اطالوی بمبار طیارے ایبے سینیا کی اس فوج کا جو شکست کھا کر جنوب کی طرف بھاگی جا رہی ہے بری طرح تعاقب کر رہے ہیں۔ بیان کیا جاتا ہے کہ اطالوی طیاروں نے عدیس آبابا پر فضائی حملہ کے دوران میں ۴۶ ٹن بم اور دیگر آتش بار گولے پھینکے اور مشین گنوں نے کئی ہزار راؤنڈ چلائے۔

لنڈن ۶ اپریل۔ برطانوی حکومت کے پاس اس خبر کی تصدیق پہنچ گئی ہے کہ اطالویوں نے ایبے سینیا میں زہریلی گیس کا استعمال کیا۔ چنانچہ حکومت اس معاملہ کو ۱۳ حکومتوں کے نمائندوں کے اجلاس جنیوا میں پیش کرنا چاہتی ہے۔

جمشید پور ۶ اپریل۔ ریاست چائیباسا کے خزانہ سے سات لاکھ روپیہ غبن ہو گیا ہے اس سلسلہ میں خزانچی رائے چوہدری کے مکان کی تلاشی لی گئی اور اس کے بڑے بیٹے کو گرفتار کر لیا گیا۔ رائے چوہدری پر جو جمشید پور میں بیمار پڑا ہوا ہے پولیس نگرانی کے لئے متعین کر دی گئی ہے۔

لاہور ۵ اپریل۔ ایک کشمیری نوجوان جو کبھی احرار کا رضاکار تھا۔ آج جب دفتر احرار میں گیا تو چوہدری افضل حق نے اسے کہا کہ تم فوراً دفتر سے اتر جاؤ۔ کیونکہ احرار کے ڈکٹیٹر کو شکایت ہے کہ یہ نوجوان احرار کے خلاف سچی باتیں لوگوں سے کہتا رہتا ہے۔

لنڈن ۶ اپریل۔ لیجسلیٹو اسمبلی نے اوٹاوہ پیکٹ کی تنسیخ کا جو ریزولیوشن پاس کیا ہے اس کے متعلق ایک سوال کے جواب میں مسٹر بٹلر نے پارلیمنٹ میں بتایا کہ گورنمنٹ ہند معاہدہ کو ختم کرنے کا نوٹس وقت آنے پر دیدیگی ایک ممبر نے کہا کیا یہ رک نہیں سکتا۔ مسٹر بٹلر نے کہا نہیں۔

الہ آباد ۶ اپریل۔ معلوم ہوا ہے کہ آل انڈیا کانگرس کمیٹی کے انڈر سکرٹری نے اپنے عہدہ سے استعفیٰ دیدیا ہے۔

جہلم ۵ اپریل۔ آج رات کے آٹھ بجے سے دریائے جہلم میں سخت طغیانی آ رہی ہے۔ بہت سی عمارتی لکڑی بہی جا رہی ہے۔ طغیانی کے متعلق سرکاری طور پر بھی منادی کر دی گئی ہے کہ دریا میں مزید بھاری چڑھاؤ کی توقع ہے۔ لہذا اہالیان شہر اپنا اپنا بندوبست کریں۔ لوگوں پر خوف و ہراس چھایا ہوا ہے اور ہر لمحہ خطرہ بڑھ رہا ہے۔

کانپور ۵ اپریل۔ چمڑے کا رنگنے (؟) ردی کے ایک کارخانہ میں آتشزدگی کے متعلق مزید اطلاعات مظہر ہیں۔ کہ نقصان اس سے دوگنا ہوا ہے جتنا کہ پہلے اندازہ لگایا گیا تھا آگ متواتر ۴۸ گھنٹے جلتی رہی اور کافی تگ و دو کے بعد اس پر قابو پایا جا سکا۔

نئی دہلی ۶ اپریل۔ یونائیٹڈ پریس کو معلوم ہوا ہے کہ اسمبلی کے اجلاس کے بعد سر ہنری کریک ہوم ممبر گورنمنٹ ہند انگلستان روانہ ہو جائیں گے۔

پیرس ۶ اپریل۔ برطانیہ بیلجیم اور اطالیہ کی حکومتوں نے حکومت فرانس کو اطلاع دی ہے کہ وہ لوکارنو پاورز کے اجلاس جنیوا کی تجویز سے متفق ہیں۔ یہ تجویز جنیوا میں ۱۳ حکومتوں کے نمائندوں کا مشترکہ اجلاس طلب کر کے اس میں اطالیہ اور ایبے سینیا کی صورت حالات پر غور کرنے کے متعلق تھی۔ لوکارنو پاورز کا اجلاس پنجشنبہ کو ہوگا۔

ٹوکیو ۶ اپریل۔ سنکنگ سے اطلاع موصول ہوئی ہے کہ منچوکو کی شمال مغربی سرحد کے نزدیک مقام ... پر روسی طیارہ پرواز کر رہا تھا کہ اس پر جاپانی منچوکو کی سرحدی گارد نے مشین گنوں سے گولیوں کی بوچھاڑ کر دی۔ چنانچہ اس طیارے کو سوویٹ کی حدود میں واپس جانا پڑا۔ اس کے فوراً بعد سوویٹ کا ایک بمبار طیارہ منچوکو کے شہروں پر پرواز کرتا رہا۔ سوویٹ کے اس اقدام سے ہر چہار طرف ہیجان پھیلا ہوا ہے۔

امرتسر ۶ اپریل۔ گذشتہ شب شہر میں خوف و ہراس پھیل گیا۔ جب ایک با رسوخ مسلمان نے جو چاقو تیز کرنے کا کام کیا کرتا تھا۔ ایک ہندو رام پرکاش پر بازار سرکی بنداں میں چاقو سے قاتلانہ حملہ کر دیا۔ ملزم کو جائے وقوعہ پر گرفتار کر لیا گیا۔ اور آج مجسٹریٹ کے روبرو اسے پیش کیا گیا۔ جہاں رام پرکاش اور دو اور گواہوں کے بیانات قلمبند کئے گئے۔ عدالت نے ملزم پر زیر دفعہ ۳۰۷ تعزیرات ہند فرد جرم عائد کر دی ہے۔

الہ آباد ۶ اپریل۔ یونائیٹڈ پریس کو معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ کانگرس اسمبلی کے کانگرسی ارکان پر یہ پابندی عائد کرنے والی ہے۔ کہ وہ آئندہ صوبجاتی انتخاب میں کھڑے نہ ہوں۔ اس کی وجہ یہ بیان کی جاتی ہے کہ یہ خطرہ محسوس کیا جا رہا ہے کہ کانگرسی ارکان کی اکثریت اسمبلی سے مستعفی ہو کر آئندہ صوبجاتی انتخاب میں حصہ لے گی۔ اور اس طرح اسمبلی میں کانگرس کی طاقت کمزور ہو جائے گی۔ چنانچہ یہ ضروری خیال کیا گیا ہے کہ اسمبلی کے کانگرسی ارکان پر یہ پابندی عائد کر دی جائے۔ کہ جب تک موجودہ اسمبلی کو توڑ نہیں دیا جاتا۔ وہ صوبجاتی انتخاب میں حصہ نہ لیں۔

الہ آباد ۶ اپریل۔ کانگرس کی مجلس عاملہ کا اجلاس آج آنند بھون میں منعقد ہوا۔ جس میں وہی معاملات پیش کئے گئے۔ جو گذشتہ مارچ کے دہلی والے اجلاس میں نامکمل رہ گئے تھے۔

روما ۶ اپریل۔ اطالوی جرنیل بڈگلیو کا ایک تازہ برقیہ مظہر ہے کہ اطالوی فوج قورام فتح کرنے کے بعد دس کلومیٹر کا فاصلہ طے کر کے الماطا تک پہنچ گئی ہے۔ جو ڈیسی کی سڑک پر ایک بارونق مقام ہے۔

لکھنؤ ۶ اپریل۔ آج کمانڈر انچیف نیپال کے چودہ سالہ پوتے کو ایک شخص نے ایک مقامی سکول کے احاطہ میں قتل کر دیا۔ قاتل نے فوراً بعد میں خودکشی کر لی۔

لائلپور ۵ اپریل۔ جھنگ بار ایسوسی ایشن کی طرف سے مقررہ کردہ تحقیقاتی کمیٹی نے جو ترمنہ مصالحتی بورڈ جھنگ کے کام کی پڑتال کے لئے مقرر کی گئی تھی۔ اپنی رپورٹ پیش کر دی ہے۔ کمیٹی میں چھ سرکردہ وکلاء شامل تھے۔ جن میں بار ایسوسی ایشن کے صدر اور سکرٹری بھی شامل ہیں۔

لکھنؤ ۶ اپریل۔ ایسوسی ایٹڈ پریس کو معلوم ہوا ہے کہ [illegible]

عبد الرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپایا اور دفتر الفضل قادیان سے شائع کیا۔ ایڈیٹر غلام نبی